سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار 7، منگل، 8، بدھ 9، جمعرات 10، جمعتہ المبارک 11، سوموار 14۔ جنوری 2019)

(یوم الاثنین 30۔ ربیع الثانی، یوم الثلاثہ یکم ، یوم الاربعاء 2، یوم الخمیس 3، یوم الجمع 4، (یوم الاثنین 7۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھٹا اجلاس

سوموار،7۔جنوری2019

جلد6 : شمارہ1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	3
3۔	ایجنڈا	------------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	------------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	12
7۔	چیئر مینوں کا پینل	------------	13
	پوائنٹ آف آرڈر		
8۔	ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ	------------	14
	تعزیت		
9۔	اسمبلی کے کیمرہ مین شہزاد احمد کے والد مرحوم کے لئے دعائے مغفرت	------------	18
10۔	ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	19
	حلف		
11۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	------------	30
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	37
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	63
14۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	67
	توجہ دلاؤ نوٹس		
15۔	ضلع فیصل آباد تھانہ صدر تاندلیانوالہ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات	------------	96
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
16۔	مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018، مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018، مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018، مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 اور مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا	------------	98

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
17۔	صوبہ کے چھ بڑے شہروں میں ہائی کورٹ بنچز نہ بنانے پر وکلاء کی ہڑتال سے سائلین کو پریشانی کا سامنا	-----------	99
18۔	سپیشل کمیٹی کی پیش کردہ رپورٹس کو چیلنج کرنا	-----------	102
19۔	کورم کی نشاندہی	-----------	108
	منگل،8۔جنوری2019		
	جلد6 : شمارہ2		
20۔	ایجنڈا	-----------	111
21۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	113
22۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	114
	تعزیت		
23۔	ممبر اسمبلی جناب محمد افضل کی والدہ ماجدہ،وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی اور وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر فاتحہ خوانی	-----------	115
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	115
25۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	126
	پوائنٹ آف آرڈر		
26۔	نیشنلائز کئے گئے مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کی جائیدادیں اصل مالکان کے حوالے کرنے کا مطالبہ	-----------	134

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
27۔	پنجاب کے تعلیمی اداروں میں اقلیتی طلباء کے لئے پانچ فیصد کوٹا مختص کرنے کا مطالبہ	------------	137
28۔	کمیر شریف (ساہیوال) کے مین بازار میں ناجائز قابضین سے دکانیں وپلازے واگزار کرانے کا مطالبہ	------------	138
29۔	راولپنڈی کی خاتون کے گھر زبردستی گھسنے والے مسلح شخص کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ	------------	141
30۔	گنگارام ہسپتال کی بچہ ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی عدم توجہ سے بچے کی ہلاکت	------------	142
31۔	فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف	------------	144
32۔	**ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت**	------------	145
	تحریک (میعاد میں توسیع)		
33۔	خصوصی کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں توسیع	------------	151
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
34۔	فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ	------------	153
35۔	کورم کی نشاندہی	------------	153
36۔	فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ (---جاری)	------------	154
	پوائنٹ آف آرڈر		
37۔	یو اے ای کے ولی عہد کے استقبال کے لئے جناب ڈپٹی سپیکر کا رحیم یار خان جانے سے ایوان میں بحرانی کیفیت کا پیدا ہونا	------------	155

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)(۔۔۔جاری)		
38۔	مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں سے نوجوانوں کی شہادتوں کی شدید مذمت	-----------	159
39۔	سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ	-----------	163
40۔	کورم کی نشاندہی	-----------	163
41۔	سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	166
42۔	حکومت سے گندم کی خریداری اور باردانہ کے حصول کے لئے پالیسی بنانے کا مطالبہ	-----------	167
	زیرو آور نوٹس		
43۔	لاہور کے ماسٹر پلان اور ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی زیر بحث لانے کا مطالبہ	-----------	173
44۔	کراچی سے لاہور آنے والے ٹریلرز سے اربوں روپے لاگت کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار	-----------	178
	بدھ، 9۔ جنوری 2019		
	جلد 6 : شمارہ 3		
45۔	ایجنڈا	-----------	185
46۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	187
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	188

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
48۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	193
	تعزیت		
49۔	پی ٹی آئی کے راہنما راشد بخاری کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	193
	رپورٹ میعاد میں توسیع)		
50۔	تحریک التوائے کار نمبر 190 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	194
	پوائنٹ آف آرڈر		
51۔	سکھوں کو ہیلمٹ پہننے سے استثنیٰ کا مطالبہ	------------	196
52۔	کورم کی نشاندہی	------------	199
53۔	کورم کی نشاندہی	------------	200
	سوالات (محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون و پارلیمانی امور)		
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	203
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	204
56۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	209
	تحاریک التوائے کار		
57۔	فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف (۔۔۔جاری)	------------	222
	پوائنٹ آف آرڈر		
58۔	معزز ممبر اسمبلی کے بزنس کو ایجنڈے پر لانے اور معزز وزیر کی کال ریکارڈ کرنے پر ایم ایس کے خلاف سائبر کرائم کا مقدمہ درج کرانے کا مطالبہ	------------	224

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)		
59۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الاٹ کرنا	------------	239
	پوائنٹ آف آرڈر		
60۔	قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ	------------	240
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
61۔	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019	------------	244
	زیرو آر نوٹس		
62۔	صوبہ میں لگژری گاڑیوں کی رجسٹریشن پر بھاری ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ	------------	246
63۔	لاہور کے تمام انڈر پاسز پر پروٹیکشن بیریئر لگانے کا مطالبہ	------------	249
	پوائنٹ آف آرڈر		
64۔	کاٹن کی امپورٹ ڈیوٹی فری کرنے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا	------------	250
	زیرو آر نوٹس (۔۔۔جاری)		
65۔	جی او آر۔II بہاولپور ہاؤس لاہور میں نصب واٹر فلٹریشن پلانٹ کو مرمت کروانے کا مطالبہ	------------	254
66۔	فتح گڑھ پل بند کرنے سے طالبات کو پریشانی کا سامنا	------------	257

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات، 10۔ جنوری 2019	
	جلد 6 : شمارہ 4	
67۔	ایجنڈا ------------	263
68۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	265
69۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	266
	تعزیت	
70۔	اسمبلی کے فوٹو گرافر جناب افتخار حسین کے والد اور راجن پور کے وفات پانے والے 9 افراد کے لئے دعائے مغفرت ------------	267
	سوالات (محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)	
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	268
72۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ------------	308
73۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	309
	توجہ دلاؤ نوٹس	
74۔	خانیوال: جہانیاں میں عدالت کے احاطہ میں قتل ------------	326
75۔	لاہور: لوہاری گیٹ میں 9 سالہ بچی سے زیادتی اور اس کا قتل ------------	327
76۔	سیالکوٹ: سمبڑیال میں پیشی پر آئی ماں اور بیٹی کا قتل ------------	329
	پوائنٹ آف آرڈر	
77۔	ساہیوال پل کی مرمت کا مطالبہ ------------	331
78۔	بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ ------------	332
	تحاریک التوائے کار	
79۔	جناح باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا ------------	338

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
80۔	مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی2019	------------	339
81۔	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019(۔۔۔جاری)	------------	340
82۔	ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کے مطالبے کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر جناب قائم مقام سپیکر کی رولنگ	------------	340
	جمعتہ المبارک،11۔جنوری2019		
	جلد6 : شمارہ5		
83۔	ایجنڈا	------------	347
84۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	349
85۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	350
	سوالات (محکمہ جات سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن،ٹرانسپورٹ اورزکوۃ وعشر)		
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	351
87۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	------------	368
88۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	369
	پوائنٹ آف آرڈر		
89۔	پرائیویٹ سکولوں میں بھاری فیسوں کو کم کرنے کے لئے کمیٹی بنانے کا مطالبہ	------------	379
	تحریک		
90۔	نجی سکولوں کی جانب سے بھاری فیسیں وصول کرنے پر سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کرنے کے لئے سپیشل کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ	------------	387

صفحہ نمبر		مندرجات	نمبر شمار
		پوائنٹ آف آرڈر	
388	------------	قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	91۔
389	------------	وفاقی وزیر کا سپریم کورٹ کے فیصلے پر ردعمل	92۔
		سوموار، 14۔ جنوری 2019	
		جلد 6 : شمارہ 6	
401	------------	ایجنڈا	93۔
403	------------	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	94۔
404	------------	نعت رسول مقبول ﷺ	95۔
		سوالات (محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور سماجی بہبود و بیت المال)	
405	------------	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	96۔
431	------------	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	97۔
435	------------	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	98۔
		توجہ دلاؤ نوٹس	
460	------------	گجرات: کھاریاں میں بچے کا ممانی کے ہاتھوں قتل و دیگر تفصیلات	99۔
462	------------	بہاولپور: دن دہاڑے عبدالمجید نامی شہری کا قتل	100۔
		تحاریک التوائے کار	
465	------------	حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ	101۔
467	------------	سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار	102۔
		پوائنٹ آف آرڈر	
468	------------	قائمہ کمیٹیاں تشکیل دے کر قانون سازی کرنے کا مطالبہ	103۔

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
104۔	مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018	------------	473
105۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018	------------	513
106۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	539
107۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت	------------	539
	قواعد میں ترامیم (جو زیر غور لائی گئیں)		
108۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم	------------	541
109۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(35)/2019/1890. Dated: 2nd January, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 7th January, 2019 at 3:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

Lahore **MOHAMMAD SARWAR**
Dated: 2nd January, 2019 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/1891. Dated: 4th January, 2019. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Mr Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor on 3rd January 2019.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019 پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی۔274
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔ اگست، 12۔ ستمبر اور 18۔ اکتوبر 2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

8

5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت
7۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات

9

24۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر زراعت

25۔ سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

26۔ جناب محمد اختر : وزیر توانائی

27۔ جناب زوار حسین وڑائچ : وزیر جیل خانہ جات

28۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ

29۔ جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوۃ و عشر

30۔ جناب سمیع اللہ چودھری : وزیر خوراک

31۔ مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ

32۔ جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی

33۔ سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

34۔ محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

35۔ جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار،7۔جنوری2019

(یوم الاثنین،30۔ربیع الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4بج کر25منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں **شفیع محمد** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ
اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿59﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ
وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ
اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿60﴾
وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿61﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ
حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿62﴾
وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿63﴾

سورة الأنفَال آيات 59 تا 63

اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں بے شک وہ ہمیں ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے(59)اور اُن سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت سے پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور اُن کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے ہیبت پڑے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے تمہیں (اس کا ثواب) پورا ملے گا اور تم سے بے انصافی نہیں ہو گی(60)اور اگر وہ صلح کے لیے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے(61)اور اگر وہ چاہیں کہ تمہیں دھوکا دیں تو تجھے اللہ کافی ہے جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے قوت بخشی(62)اور ان کے دلوں میں اُلفت ڈال دی جو کچھ زمین میں ہے اگر سارا تو خرچ کر دیتا ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا لیکن اللہ نے اُن میں اُلفت ڈال دی بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے(63)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہ کے لالؑ اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوعِ انسانی
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُسؐ پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دعائیں دیں
سلام اُسؐ پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُسؐ پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُسؐ پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُسؐ پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

جناب چیئر مین: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان فرمائیں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے پی پی۔274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! گزارش ہے کہ۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب چیئر مین! ایک نو منتخب ممبر ایوان میں موجود ہیں پہلے ان سے حلف لے لیا جائے۔

ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ایک سیکنڈ پھر آپ کا یہ حلف بھی غیر آئینی ہو جائے گا۔ کہیں پھر دوبارہ الیکشن نہ لڑنا پڑ جائے۔

جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان رولز کے ساتھ govern ہو گا۔ رول 13 یہ ہے کہ At the commencement of the session یہ demand کرتا ہے کہ سپیکر صاحب سیکرٹری اسمبلی کو کہیں کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں یا in case سپیکر صاحب نہ ہوں تو قائم مقام سپیکر کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر سپیکر صاحب اور قائم مقام سپیکر صاحب نہ ہوں تو پھر آپ کا اس کرسی پر تشریف فرما ہونا rules absolutely کی violation ہے لہٰذا آج میرا آپ کے حوالے سے conduct نہیں ہے بلکہ

This is not about the government or the opposition. This is about the procedure of the House.

جناب چیئرمین! اگر آج یہ غلط ہو گیا تو پھر یہ غلط در غلط ہوتا چلا جائے گا لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ If law minister can give us some rule ہم نے دیکھا ہے اور ہماری سمجھ کے مطابق تو کوئی rule نہیں ہے۔ ہم نے summoning کا process دیکھا، commencement کا process دیکھا، sitting کا process دیکھا اور چاروں relevant rules آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ہمارے خیال کے مطابق rules یہ demand کرتے ہیں کہ جناب اس کرسی پر اس وقت تشریف فرما ہو سکتے ہیں جب سپیکر یا قائم مقام سپیکر کی طرف سے پینل آف چیئرمین announce کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: میں اس پر ruling pending کرتا ہوں بعد میں دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ اجلاس conduct نہیں کر سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ وزیر قانون کو بھی نہیں کہہ سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ گزارش ہے کہ جن rules کا معزز ممبران حوالہ دے رہے ہیں وہ اپنے طور پر اپنی دانست کے مطابق انہیں درست interpret کر رہے ہوں گے لیکن میری گزارش ہے کہ اگر اس سے تھوڑا سا ہٹ کر اس سارے معاملے کا جائزہ لیں تو شاید آپ کو ساری situation کا ادراک ہو جائے گا کیونکہ جس دن اسمبلی کا اجلاس summon کیا گیا تھا اس کی سمری سپیکر صاحب نے اپنے دستخطوں سے گورنر کو بھیجی تھی اور گورنر صاحب نے اسمبلی کا اجلاس طلب کیا Now all of a sudden سمری منظور ہونے کے بعد، اجلاس طلب کئے جانے کے بعد گورنر صاحب کو ملک سے باہر جانا پڑ گیا اور ایک situation یہ create ہوئی کہ ان کے بعد جناب سپیکر کو گورنر کا عہدہ سنبھالنا پڑا اس کے بعد اصولی طور پر، بقول آپ کے اور قواعد کے مطابق ڈپٹی سپیکر صاحب کو اجلاس کی صدارت کرنی چاہئے تھی۔

جناب چیئرمین! اب اتفاق ایسا ہے کہ اگر ڈپٹی سپیکر صاحب بھی موجود نہ ہوں، گورنر صاحب سپیکر صاحب کے دستخطوں سے اسمبلی کا اجلاس طلب کر چکے ہوں تو پھر ماسوائے اس کے ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں رہ جاتا کہ پینل آف چیئرمین اسے preside کریں۔

جناب چیئرمین! میں مثال کے طور پر کہتا ہوں اگر کہیں کوئی difficulties arise ہوتی ہے تو removal of difficulty کی بھی اس میں provision موجود ہے لیکن we can remove that difficulty جناب چیئرمین اجلاس کی صدارت کر سکتے ہیں۔ شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! actually جو explained summoning ہے commencement بھی explained ہے اور رولز کے اندر واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ میری صرف اتنی submission ہے کہ Rule 13 پینل آف چیئرمین کے متعلق ہے یہ at the commencement of a session کہہ رہا ہے اور session کیا ہے۔

Mr Chairman! Means the period commencing on the day of the first sitting

یعنی آج اس وقت جب ہم آ کر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب rules کے violative اور difficulty کی removal کی جو بات ہے وہ اس صورت میں ہے کہ جب rules expressly provide نہ کرتے ہوں۔ جب گورنمنٹ نے سمری بھیجی تھی تو ensure کرنا تھا کہ قائم مقام سپیکر یہاں پر ہوں seriousness of the matter نظر آنی چاہئے تھی۔ اگر گورنر جا رہے ہیں تو گورنر کی leave is a matter which is related to government اگر گورنر کسی بھی ایمرجنسی کے لئے leave پر جا رہے ہیں، کہیں باہر جا رہے ہیں تو

Mr Chariman! Obviously the Speaker under the Constitution has to hold the office of the Governor and the Deputy Speaker will become the Acting Speaker.

جناب چیئرمین! اگر ڈپٹی سپیکر بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں اور جیسا کہ ابھی وزیر قانون نے کہا ہے کہ آپ کے summoning process کے اندر چار دن کا وقت بھی تھا تو پھر ڈپٹی سپیکر کی availability کو ensure کیا جانا چاہئے تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے ہم غلط کام ہونے دیں؟ آپ rules کی interpretation کر کے دیکھ لیں کہ ہم کسی بھی صورت رول 13 اور رول 233 میں fall نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا رول 233 کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ تو بڑا واضح ہے، اس کی تو کوئی لمبی چوڑی definition نہیں اور یہ تو expressly provided ہے۔ یہ rule تو validity of proceeding سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین! سپیکر صاحب کا وہ اختیار جو سپیکر کے اپنے اختیارات کے اندر fall کرتا ہو وہ اس صورت میں ہے کہ جہاں پر rules expressly provided نہ ہوں اس لئے اگر آپ اس وقت کوئی ruling دیں گے تو وہ ruling دینا بھی مناسب نہیں ہو گا۔ یہ sitting violation of the rules ہے لہٰذا یہ نہیں ہو سکتی۔

Mr Chariman! Unless the Deputy Speaker becomes the Acting Speaker, comes and sits in the Chair and announces the Panel of the Chairmen. Then you can sit in this Chair.

ایسے تو ہو سکتا ہے لیکن اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! مجھے آپ کو یہاں بیٹھے ہوئے دیکھ کر ذاتی طور پر بہت خوشی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا ہے۔ یہ ہاؤس کسی کی خواہش یا convenience کے مطابق نہیں چل سکتا۔ ہاؤس کو رولز کے مطابق چلنا ہوتا ہے اور رولز کے اندر بہت categorically define کر دیا گیا ہے کہ پینل آف چیئرمین تب ہی validate ہو گا۔ جب سپیکر یا ڈپٹی سپیکر یہاں بیٹھ کر اس کو announce کرنے کی اجازت دے گا۔ اس کے بعد پینل آف چیئرمین میں سے کوئی بھی ہاؤس کی صدارت کر سکتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ non-seriousness اور unprofessionalism کی انتہا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس تو بُلا رہے ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کون کرے گا؟ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ جناب سپیکر نے اجلاس بُلایا اور سمری بھیجی ہے۔ آپ کو چار دن کا وقفہ ملا ہے تو ان چار دنوں میں آپ ڈپٹی سپیکر صاحب کو بُلوا لیتے۔ وہ کون سے کالا پانی چلے گئے ہیں کہ تشریف نہیں لا سکتے؟ اس ہاؤس کو serious لینے اور اس کے rules کو implement کرنے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون مجھے بتا دیں کہ کیا آج سے پہلے اس طرح کا کوئی precedent موجود ہے اور کیا اس ہاؤس میں پہلے کبھی ایسا ہوا ہے؟ ہم ان سے جمہوریت اور پارلیمنٹ کی باتیں تو سُنتے ہیں لیکن دوسری طرف unprofessionalism کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے کروڑوں روپے لگا دیئے، اسمبلی کا اجلاس بُلا لیا لیکن ان کو اس بات کا علم اور پروا نہیں ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کون کرے گا؟

جناب چیئرمین! اگر آپ رولز کے تحت یہاں پر صدارت کر رہے ہوتے تو مجھے بڑا اچھا لگتا۔ ہمیں ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا پڑے گا۔ ان کی مرضی یا convenience کے مطابق یہ ہاؤس نہیں چل سکتا۔ بہت شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔ میری سمجھ کے مطابق آپ کوئی رولنگ دے سکتے ہیں اور نہ ہی وزیر قانون کو کچھ کہہ سکتے ہیں۔ آپ ایک غلط precedent set کر رہے ہیں۔ آپ بہت بڑی illegality کر رہے ہیں۔ آپ rules کی

violation کر رہے ہیں۔ یہاں جنگل کا قانون نہیں ہے بلکہ ہم ایک آئین کے تحت govern ہو رہے ہیں۔ آئین کے تحت ہمارے رولز بنائے گئے اور ہم انہی کے تحت اپنی کارروائی چلاتے ہیں۔ رول 13 میں واضح ہے کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان سپیکر یا ڈپٹی سپیکر یہاں آکر کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں درخواست کروں گا کہ آپ قطعاً ایسے illegal کام اور violation کا حصہ نہ بنیں۔ آپ نیچے تشریف لے آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ جب تک سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کی طرف سے پینل آف چیئرمین کی announcement نہیں ہو جاتی اس وقت تک آپ اس Chair پر نہیں بیٹھ سکتے۔ آپ پہلے ڈپٹی سپیکر کو یہاں حاضر کریں اور وہ آکر پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں اور پھر آپ اجلاس کی صدارت کر سکتے ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! میں نے لائبریری میں پچھلی اسمبلیوں کی کارروائی پڑھی ہے لیکن مجھے ایسی کوئی مثال نہیں ملی اور آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ غیر آئینی اجلاس ہے۔ سپریم کورٹ پہلے ہی پنجاب حکومت کو نالائق کہہ چکی ہے۔ ہم کوئی غیر قانونی اور غیر آئینی کام نہیں ہونے دیں گے۔

تعزیت

اسمبلی کے کیمرہ مین شہزاد احمد کے والد مرحوم کے لئے دعائے مغفرت

جناب افتخار احمد خان: جناب چیئرمین! میری ایک درخواست ہے کہ ہماری اسمبلی کے کیمرہ مین شہزاد احمد کے والد صاحب چند دن پہلے فوت ہو گئے تھے تو میں چاہتا ہوں گا کہ ان کے لئے دُعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دُعائے مغفرت کی گئی)

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! رولز کے مطابق کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ ہمیشہ دُعا کارروائی کا حصہ ہوتی ہے۔ جب حزب اختلاف کے فاضل ممبر کی درخواست اور خواہش کے مطابق دُعا کرا لی گئی ہے تو پھر کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ اب صبر کریں اور ہاؤس کی کارروائی آگے چلنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ

(۔۔۔ جاری)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ بڑا سنجیدہ issue ہے اور یہ سیاسی issue قطعاً نہیں ہے۔ اس حوالے سے حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں طرف سے point scoring نہیں ہونی چاہئے۔ ملک محمد احمد خان اور حزب اختلاف کے دیگر معزز ممبران نے رولز کے مطابق جو issue اُٹھایا ہے میری رائے ہے کہ پہلے اس کو positive sense میں حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری وزیر قانون جو کہ گورنمنٹ کو represent کرتے ہیں سے بھی یہی گزارش ہے۔ ابھی وزیر قانون یا آپ کو حکومت کی طرف سے حکم آ جائے تو آپ اجلاس کی کارروائی شروع کر دیں گے۔ ہم زیادہ سے زیادہ احتجاج کرتے ہوئے ہاؤس سے باہر چلے جائیں گے لیکن آنے والی پارلیمانی تاریخ میں اس کارروائی کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی اور یہ اتنا بڑا داغ اس ہاؤس پر نہیں لگنا چاہئے۔ بحیثیت ایک پارلیمنٹیرین میں سمجھتا ہوں کہ اس issue پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ debate کرنے کے لئے وزیر قانون سے میری یہ گزارش ہے کہ یہاں پر ہم جو غیر رسمی بیٹھے ہوئے ہیں تو ابھی ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو یہاں سے اُٹھ کر سپیکر چیمبر میں بیٹھ کر اس issue کو دیکھے تاکہ ہماری جلد بازی میں پنجاب کی پارلیمانی روایات کہیں مجروح نہ ہوں۔ ہم نے کسی کو embarrass نہیں کرنا بلکہ اس کا حل نکالنے کے لئے آپ اس بیٹھک کو ایک گھنٹے کے لئے ختم کر دیں اور وہ کمیٹی جو فیصلہ کرے وہ ہم سب کے لئے قابل قبول ہو گا۔

جناب چیئرمین! میری یہ تجویز ایک مثبت سوچ کے تحت ہے لہٰذا اس کو honour کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس ہمیشہ traditions and precedents کے through govern ہوتا ہے۔ ہمارے ملک محمد احمد خان اور جناب محمد وارث شاد نے جو issue raise کیا ہے اُس میں وہ اپنی اپنی دلیل دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ جب کوئی اجلاس شروع ہوتا ہے تو پینل آف چیئرمین کا اعلان کیا جاتا ہے اور وہ پینل آف چیئرمین اُس وقت تک رہتا ہے جب تک اگلا اجلاس شروع نہ ہو اور جب اگلے پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو جائے تو پچھلا پینل آف چیئرمین ختم ہو جاتا ہے۔ آج چونکہ جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر موجود نہیں ہیں تو پچھلے اجلاس کے آغاز پر جس پینل آف چیئرمین کا اعلان ہوا تھا تو آج کے پینل آف چیئرمین کا اعلان ہونے تک پچھلا پینل آف چیئرمین exist کرتا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! یہاں پر بڑے زیرک اور دو دو، تین تین دفعہ منتخب ہونے والے اشخاص تشریف فرما ہیں تو میری بات سُن لیں اگر میری بات انہیں پسند نہ آئے اور اُنہوں نے اپنا آخری حربہ تو بیان کر دیا کہ ہم walk out کر دیں گے اور یہ ایک ہتھوڑا اُن کے پاس ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ پچھلے اجلاس کے پینل آف چیئرمین میں اگر آپ موجود تھے تو پھر آپ آج کا اجلاس شروع کر سکتے ہیں اور اگر آپ پچھلے اجلاس کے پینل آف چیئرمین میں موجود نہیں تھے تو پھر آپ آج کے اجلاس کو preside نہیں کر سکتے اور یہ چیز rules میں موجود ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میں پھر یہ کہوں گا کہ اس ہاؤس میں جنرل ضیاء الحق کو بٹھانے کا کوئی rule موجود ہے کہ اُنہیں اس ہاؤس میں بٹھایا گیا اور آج یہاں پر مثالوں کی بات کی جا رہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین! تمام جماعتوں کے قائدین، تمام معزز ممبر اور وزیر قانون بھی یہاں پر موجود ہیں۔ چودھری ظہیر الدین نے ابھی جو بات کی ہے رولز آف پروسیجر کے اندر تو ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جیسے معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان نے ایک راستہ نکالنے کی بات کی ہے اور یقیناً وزیر قانون بھی بڑے تجربہ کار ہیں اور ہم سب سمجھتے ہیں کہ ایسا فیصلہ ہونا چاہئے جو ہر حوالے سے قانونی بھی اور پارلیمانی روایات کے مطابق ہو تو میرا خیال ہے کہ اس سے پیشتر کہ دوبارہ اس بحث میں اُلجھیں آپ وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دیں ہم اُس کمیٹی کو own کریں گے اور اُس کے فیصلے کو مانیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ ساری situation جو create ہوئی ہے میں نے آپ کی خدمت میں اور معزز ممبران کی خدمت میں بھی عرض کی کہ unfortunate situation create ہوئی ہے اس کا پہلے سے کوئی امکان نہیں تھا۔ اگر ایک ایمرجنسی create ہوئی ہے تو میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ملک محمد احمد خان نے خود بات کرتے ہوئے فرمایا کہ رولز میں ہر چیز explained ہے، summoning بھی explained ہے، پینل آف چیئرمین کا بھی explained ہے۔

جناب چیئرمین! میری صرف یہ استدعا ہے کہ ایک situation create ہوئی اُس میں سپیکر صاحب آپ کو nominate کر کے چلے گئے۔ میرے دوستوں کا استدلال ہے کہ جناب سپیکر کو ہاؤس میں موجود ہو کر آپ کو nominate کرنا چاہئے تھا۔ اگر rules میں ایک چیز explained نہیں ہے تو پھر اسی اسمبلی اور اسی اسمبلی کے ممبران نے اُس کو آگے explain بھی کرنا ہے اور اُس کا کوئی راستہ بھی نکالنا ہے۔

جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ اگر آپ رول 13 پڑھیں تو آپ کو وہی اختیارات حاصل ہیں جو اختیارات سپیکر صاحب کو حاصل ہیں۔ سپیکر صاحب نے آپ کو nominate کیا، اس وقت آپ سپیکر ہیں تو آپ نے ہی پینل آف چیئرمین کا اعلان کرنا ہے اور آپ نے ہی اس

ہاؤس کو چلانا ہے لیکن اگر کہیں یہ ambiguity ہے اور ہم قطعی طور پر یہ نہیں کہنا چاہتے کہ ہم چیزوں کو بلڈوز کریں۔ اگر کہیں ambiguity ہے تو جیسے پہلے آپ نے فرمایا ہے کہ جب آپ ruling دیں گے تو اس میں تمام چیزوں کو explain کر دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیزیں rules کے مطابق ہوں گی۔ آپ اپنی کارروائی چلائیں اور اس کے بعد آپ نے ruling دینی ہے اور وہ ruling سارے ممبران کے سامنے آئے گی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کہ اگر کوئی ambiguity ہوئی بھی تو آپ اپنی ruling میں اس کو mention کر دیں گے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے اگر کسی نے حل نکالنا ہے تو Chair نے ہی نکالنا ہے اور آپ نے ہی اس کا حل نکالنا ہے اور اس کے علاوہ دوسری صورت میں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ہوتا رہا ہے کہ جب پہلے دن House summon ہوتا ہے تو سب سے سینئر ممبر سے صدارت کروائی جاتی ہے لیکن یہاں وہ صورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو already سپیکر صاحب nominate کر کے گئے ہیں اور باقاعدہ فائل پر ان کے آرڈرز موجود ہیں۔ انہوں نے as a speaker nominate کیا ہے صرف difference یہ ہے کہ انہوں نے چیمبر میں آپ کو nominate کیا ہے ہاؤس میں نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ نکتہ یہ سامنے آتا ہے کہ سپیکر صاحب کے اختیارات چیمبر میں کیا ہیں، ہاؤس میں کیا ہیں اور کیا ان کو challenge کیا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی ruling میں اس تعین کر دیں۔ میری دانست کے مطابق سپیکر صاحب نے ایک درست فیصلہ کیا اور آپ کو nominate کیا۔ ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ ہاؤس میں یہ ہونا چاہئے تھا جبکہ میں کہتا ہوں کہ جو سپیکر کا فیصلہ چیمبر میں ہے وہی ہاؤس میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ سپیکر سپیکر ہے وہ چیمبر میں ہو تو سپیکر ہے اور جب ہاؤس میں ہو تب بھی سپیکر ہے اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ proceed کیجئے۔ آپ ruling دے چکے ہیں یا اب تحریری ruling دیں اور ہاؤس کی sense لے لیں بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بہت بحث ہو چکی ہے اور کافی وقت گزر چکا ہے۔ آپ اب proceed کریں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ I am grateful to the Law Minister کہ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔اس طرح سے بات کی کہ بات ہو سکتی ہے اور شور شرابے کے بغیر ہو سکتی ہے۔ I am really thankful to him.

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ as the Law Minister said کہ اس پوائنٹ پر ambiguity ہے کہ کیا سپیکر، سپیکر چیمبر کے اندر جناب کو یہ حق دے سکتے ہیں کہ آپ بطور member of the Panel of the Chairmen House کو preside کریں۔ اس کا جواب ہے نہیں دے سکتے۔ وہ کیسے نہیں دے سکتے تو پہلے ہم نے بات کی تھی تو ہم نے رول کو پڑھا نہیں تھا تو اسی کی بنیاد پر معزز منسٹر نے ایک نکتہ اٹھا دیا۔

جناب سپیکر! اس کا جواب اور جو وزیر قانون کہہ رہے ہیں اس کا بھی جواب ہے کہ پینل آف چیئرمین جس حیثیت سے آپ یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ یہ کیسے تشکیل پا سکتا ہے تو یہ بڑا واضح طور پر رول 13 میں لکھ دیا گیا ہے اور یہ کہتا ہے کہ at the commencement of a Session تو Commencement of a Session کیا ہوگی، یہ Summoning of the Session کی بات نہیں ہو رہی۔ Commencement of aSession وہ ہو گی جو اس sitting سے متعلق ہے۔

Rule 13 exactly says that and Rule 2(aa) explains the summoning and Rule 2(cc) explains the sitting. Once this House will be convened after being summoned

جناب چیئرمین! آپ کو بطور پینل آف چیئرمین کے ممبر قائم مقام سپیکر یا سپیکر اس رول کے مطابق اس ہاؤس کے اندر بیٹھ کر کہیں اور نہیں۔ صرف وہ جو rules expressly provided ہوتے ہیں وہ باقی discretionary اختیارات کو exclude کر دیتے ہیں۔ یہ جناب محمد بشارت راجا جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔

Mr Chairman! That he will never plead a wrong case and he will never set a wrong precedent. I know it for sure.

جناب چیئرمین! یہ گزارش this is not about Government میں آپ کو یہ allege نہیں کروں گا کہ حکومت نے سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اگر اجلاس طلب کیا تھا تو ڈپٹی سپیکر کو یہاں رکھنا چاہیے تھا، رولز کے ساتھ cognizant ہونا چاہئے تھا، اگر سپیکر گورنر تھے تو قائم مقام سپیکر یہاں پر ہوتے یہ public exchequer اور public importance معاملہ ہے۔ یہاں پر لوگوں کو Honoraria ملنا ہے۔

Mr Chairman! We are come here for an illegal proceeding. This could not be allowed. If you do it today and the Law Minister seconds that.

جناب چیئرمین! میں اور آپ دونوں اس ہاؤس کی ایک غلط روایت قائم کر دیں گے۔ میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ جناب سمیع اللہ خان نے جو کہا ہے کہ اس مسئلے کا حل یہ ہاؤس نکال سکتا ہے۔ آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں چلے جائیں اور یہ طے کر کے آجائیں کہ removal of difficulties کی جو بات کی جا رہی ہے اس میں expressly rules کو suspend بھی اس ہاؤس نے کرنا ہے سپیکر اپنے طور پر نہیں کر سکتے۔ سپیکر بے شک سپیکر ہیں، custodian ہیں اور بے شمار اختیارات ان کو تفویض کئے جاتے ہیں لیکن قطعی طور پر جو اختیارات اس ہاؤس کو دیئے گئے ہیں وہ کوئی عہدہ بالترتیب چاہے وہ سپیکر کا ہو، ڈپٹی سپیکر کا ہو ہاؤس کا اختیار snatch نہیں کر سکتا۔

Mr Chairman! As Speaker guards his rights zealously as members and members of the opposition, we guard these rights zealously.

جناب چیئرمین! یہ ہونا نہیں چاہیے۔ ہماری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ leave it out کہ یہ میں نے point raise کیا یا اپوزیشن میں سے کسی نے کیا ہے۔ اس میں point of ego نہیں آنا چاہئے۔ ہمیں اس میں درستی چاہئے۔ آپ درستی فرما دیں، یہاں سے سیکرٹری کو لے جائیں یہ آپ کو assist کریں اور آپ کو بتائیں کہ اس کو کیسے remove کیا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین! ہمیںexplain کر دیں کہ کسruleکے تحت کیا جا سکتا ہے۔ اگر Rule 233 enforce آ سکتا ہے تو اس کیplain readingکر لیں۔ اگرRule 13 آپ کو گنجائش دیتا ہے تو اس کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے سپیکر کا پینل آف چیئرمین کاin the previous sittingکے لئےannounceکرناthat ends at the minute when session endsوہ آگے نہیں چل سکتی۔ شکریہ

سید خاور علی شاہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید خاور علی شاہ!

سید خاور علی شاہ: جناب چیئرمین! ایسے واقعات پہلے بھی پیش آتے رہے ہیں۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ جب چیئرمین یا کوئی ممبرwhen Speaker and Deputy Speaker is not present all the four Chairmen are not present then House allows one person to preside.اب آپ ہاؤس سے اجازت لے کرpresideکر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ میں نے پہلے بھیremoval of difficultiesکی اور ایکparticular situationجو createہوئی ہے اس کا ذکر کیا ہے۔Rule13(2)میں ہے کہ:

> 13. **Panel of Chairmen:-** (2) If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly and the Assembly shall, by a motion, elect one of the members present to preside at the sitting.

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ میںas an eventualityیہ بات کر رہا ہوں کہ اگر میری استدعا قابل قبول نہیں ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ اس وقت ہاؤس آگے نہیں چل سکتا۔ ہم اسی ہاؤس میں بیٹھ کر تحریک لا کر معاملات کو آگے چلا

سکتے ہیں۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ میں نے پہلے اس بات پر concede کیا ہے کہ یہ ایک particular situation create ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس میں اپنے آپ کو مجاز نہیں سمجھتا کہ میں کسی کو کہوں کہ کس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے بہرحال ایک typical condition میں یہ معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ استدعا ہوگی کہ اسی ہاؤس میں، میں تحریک move کر دیتا ہوں کہ اس situation کو regulate کر لیں۔ آپ preside کریں تو معاملہ حل ہو جائے گا۔ جس طرح معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے فرمایا ہے کہ کسی کی ego کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانے کا مسئلہ ہے۔اس کو چلانے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن سے زیادہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ہم ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں اس لئے اگر کوئی ambiguity ہے تو اس کو دور کیا جا سکتا ہے۔آپ کو یہ ہاؤس اختیار دے دے تو آپ preside کر سکتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ ساری debate بڑے مثبت انداز میں ہوئی ہے۔ وزیر قانون نے اب جو point رکھا ہے تو اس رولز آف پروسیجر کو زیادہ گہرائی میں دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین! ہم چاہتے ہیں کہ جو رولز آف پروسیجر آپ نے پڑھ کر سنایا ہے اس کے مطابق کارروائی کی جائے اس کے لئے پہلے تو یہ ہے کہ جو تحریک آپ کی طرف سے آئی ہے سیکرٹری read کریں گے اور یہ فیصلہ کریں کہ میں ابھی کھڑے کھڑے تحریک move کر دیتا ہوں اور آپ اس کو second کریں گے تو معاملہ حل ہو جائے گا۔ آپ اس معاملے کو complicate نہ کریں جب ہم اس کو simplify کر رہے ہیں تو آپ کرنے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اگر دیانتداری اور with all sincerity ہم اس معاملے کو حل کرنا چاہتے ہیں تو آپ مجھے اختیار دیں میں تحریک move کرتا ہوں اور آپ اس کو second کریں گے تو ابھی یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ بات درست ہے ہم تو پہلے ہی یہ بات کر رہے ہیں۔ اگر رول 13(2) کی بات کر رہے ہیں اور اس کو apply کرنا ہے تو رول 13(2) کی application کیسے ہونی چاہئے؟ رول 13(2) کی complicated application نہیں ہے ہم وہ کرنا چاہ رہے ہیں جو کہ آپ فرما رہے ہیں۔ رول 13(2) کیسے apply ہو گا؟ یہ تو decide ہو گیا ہے کہ:

Mr Chairman! The honorable member who is sitting there, as a member of the Panel, he ceases to exist as a member of the Panel.

اب اس صورت میں کیا ہو گا؟

Mr Chairman! If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly

تو یہ ابھی بول کے بتائیں تا کہ ان کی بات ریکارڈ ہو یہ بول کے بتائیں کہ کوئی ممبر، سپیکر اور نہ ہی ڈپٹی سپیکر موجود ہے اور اس کے بعد a motion to elect one of the members بے شک وہ آپ ہی کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں پھر یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں اپنے بنیادی مؤقف پر قائم ہوں کہ جو پینل آف چیئرمین جناب سپیکر نے اپنے چیمبر میں تشکیل دیا گیا وہ درست ہے اور قواعد وضوابط کے مطابق اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے لیکن ان کی بات کو مانتے ہوئے اگر یہ کوئی ambiguity سمجھتے ہیں تو پھر in the larger interest of the Assembly میں نے ایک proposal دی ہے کہ ابھی میں بطور وزیر قانون یہ تحریک move کرتا ہوں اور یہ House approval دے دے تو معاملات آگے چل سکتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ پہلے سے declaration آجائے کہ آپ کا یہاں بیٹھنا ابتدا ہی سے غلط ہے تو وہ بات درست نہیں ہے تو میں اس بات پر قائم ہوں کہ سپیکر صاحب نے جو فیصلہ کیا وہ درست ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اگر آپ رول (2)13 کی بات کر رہے ہیں اور اس کو apply کرنا ہے تو رول (2)13 کی application ویسی ہی ہونی چاہیئے جیسی یہ rule demand کر رہا ہے ہماری اس سے زیادہ استدعا نہیں ہے تو میں نے یہ بات on purpose کہی تھی کہ:

> No question of anybody's ego. Nothing in the bad name of the Government or for a good name of the Opposition.

جناب چیئرمین! صرف آپ اس رول (2)13 کے precedent کو apply کروا دیں اور کر لیں ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ تحریک move کر کے ہماری طرف سے میاں صاحب کو کہہ دیں we will be here and sitting and following that آپ کر دیں۔ No problem.

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! یہ جو اپوزیشن کی طرف سے objection آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا objection نہیں ہے it is interpretation of law یہ قانون کی interpretation کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ procedural mistake ہوئی ہے کوئی mistake somewhere ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! Rules of Business میں ہمارے معزز وزیر قانون سے more experienced Law Minister کون ہو گا؟ اور پھر یہ جو ہو گیا ہے جو غلطی ہے it has been established from both sides and both are willing کہ کوئی اس بات کا حل نکالا جائے تو اس کا ایک precedent یہاں پر موجود ہے جو کہ میں بتاتا ہوں 1985 کی اسمبلی میں کوئی اس کو preside کرنے والا نہیں تھا اسی اسمبلی میں جو most senior member تھے انہوں نے preside کیا تھا۔ اگر کوئی senior most member یہاں preside کر لے تو this is one of the solution یہ میری بات تو سن لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: میاں شفیع محمد ابھی تک ہاؤس کو preside نہیں کر رہے۔ میں وزیر قانون کو گزارش کروں گا کہ جو آپ نے بات کی ہے اس کے مطابق ہم آپ کو اختیار دیتے ہیں کہ آپ سیکرٹری صاحب کو کہہ دیں کہ وہ یہاں پر پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں تو ہم پھر آپ کی بات مانتے ہیں جب ہم آپ کی بات مان لیں گے تو پھر چیئرمین کا اس سیٹ پر بیٹھنا درست ہو گا وگرنہ درست نہ ہو گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی جس طرح معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے فرمایا ہے چونکہ وہ تھوڑا دیر سے تشریف لائے ہیں تو پینل آف چیئرمین کی already announcement ہو چکی ہے اور میاں شفیع محمد کا نام پینل آف چیئرمین میں پہلے نمبر پر ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پینل آف چیئرمین کا نام جب ان کے پاس آتا ہے تو پھر اس کو approve کیا جاتا ہے لیکن ان کی announcement اس وقت ہوتی ہے جب جناب ڈپٹی سپیکر یہاں پر موجود ہوں اور وہ ہاؤس کو preside کر رہے ہوں تو وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کرتے ہیں وہ سیکرٹری صاحب کو کہتے ہیں کہ وہ اعلان کریں آپ سیکرٹری صاحب کو کہہ دیں کہ یہ اعلان کر دیں ان کا نام پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری اسمبلی! آپ اس کو دوبارہ پڑھ دیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

(اذانِ مغرب)

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے پی پی۔274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

جناب چیئرمین: جی، پندرہ منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ برائے نماز کے بعد جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد)
5 بج کر 49 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب چیئرمین: ہمارے ایک نومنتخب ممبر ملک اسد علی، پی پی۔168 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھالیں اور حلف کے بعد وہ حلف رجسٹر پر دستخط تبت فرمائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ حلف نہیں اٹھا سکتے۔ یہ ٹوٹل کارروائی illegal ہے اور آپ اجلاس کی کارروائی نہیں چلا سکتے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ملک اسد علی! آپ حلف لینے کے لئے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر ملک اسد علی نے حلف لیا اور رجسٹر حلف پر ستخط ثبت کئے)

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! یہاں پر کوئی اسمبلی قواعد کی پاسداری نہیں ہو رہی۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ رولز 13(2) پڑھ لیں۔ یہ ساری illegal کارروائی ہے۔۔۔

جناب نوید علی: جناب چیئر مین! یہ بالکل غلط روایت قائم کی جا رہی ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ illegal کارروائی چلائی جا رہی ہے۔ یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان ہے یہ کوئی ڈیرہ یا پنچایت نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! رولز میں لکھا ہوا ہے کہ اگر سپیکر، ڈپٹی سپیکر یا چیئر مین نہیں ہیں تو سیکرٹری اسمبلی ہاؤس میں بتائے گا اور وہاں سے تحریک move ہو گی پھر اس پر voting ہو گی۔ آپ کس طرح یہ ہاؤس چلا سکتے ہیں، یہ کوئی طریق کار ہے؟ بالکل اس کو پنچایت بنا دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میری گزارش سن لیں نماز کے وقفے سے پہلے یہ بات طے ہوئی تھی اور معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے فرمایا تھا کہ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئر مین دوبارہ پڑھ دیں اور انہوں نے دوبارہ پڑھ دیا ہے تو اس کے بعد situation یہ ہے چونکہ سپیکر صاحب بھی نہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب بھی نہیں ہیں اور اگر میں رولز (2)13 کے تحت request کروں گا۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں سید حسن مرتضیٰ والی بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! جو وہ فرما رہے تھے میں وہی کہہ رہا ہوں، میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ طے ہوا تھا کہ جب اجلاس دوبارہ شروع ہو گا تو میں ان کے point out کرنے کے بعد تحریک لے آؤں گا اور اس کے بعد ہاؤس کی کارروائی چلے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ تحریک لے آئیں ناں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آپ موقع دیں گے تو ہو گا ناں، سید حسن مرتضیٰ تشریف رکھیں میں تحریک پیش کرنے لگا ہوں اور اس کے بعد کارروائی شروع ہو جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ نے بالکل یہ کہا تھا لیکن پھر اگر یہ سارا کچھ کرنا تھا تو ایک شریف آدمی کا اوتھ کیوں لیا؟ کس طرح اس بے چارے بے گناہ کا اوتھ لے لیا ہے؟ ایک اوتھ ہی اس کے پاس تھا اور وہ بھی آج آپ نے لے لیا ہے۔ یہ طریق کار بالکل صحیح نہیں ہے۔ اگر رانا صاحب نے کوئی بات کہی ہے تو وہ ہمارے بزرگ ہیں لیکن ان کی بات کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ وہ کوئی آسمانی صحیفہ ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! پلیز میاں محمود الرشید کی بات سنیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! ملک اسد علی کا اوتھ انہیں بڑا ناگوار گزرا ہے وہ اس لئے ناگوار گزرا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے پرخچے کر کے وہ لاہور سے جیتا ہے۔ یہ تخت لاہور کی چولیں ہلا کر جیتا ہے۔ یہ خواجہ سعد رفیق، یہ سارے خواجے اور سارے (ن) لیگ والے، پورے پنجاب کی (ن) لیگ وہاں پر دن رات ایک کرتی رہی ہے۔ اس نے ان کے تابوت لاہور میں آخری کیل ٹھونک دی ہے اس لئے یہ پریشان ہیں اور اس لئے یہ اس کے حلف پر سیخ پا ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تحمل اور صبر کریں۔ ابھی تو ایک ملک اسد علی جیتا ہے پورے لاہور سے آپ کو نکالا دینے کا آغاز ہو گیا ہے۔

ملک اسد علی: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ جیت نہیں سکتا۔ الحمد للہ جیتا، اس کے بعد ان کو لوہے کے چنے چبوائے اور ان کو بہت تکلیف ہے۔ انشاءاللہ اب وہ اس ہاؤس میں لوہے کے کیا، چاندی اور پیتل کے سارے چنے چبائیں گے۔ انشاءاللہ آج کے بعد یہ بے چارے خود دیکھتے رہیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! غیر قانونی طریقے سے اجلاس چلایا جا رہا ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وزیر قانون سے گزارش ہے کہ آج یہاں پر سچ بول دیں۔۔۔

ملک اسد علی: جناب چیئرمین! یہ ابھی تک اس صدمے سے باہر نہیں نکلے، میں انہیں کہتا ہوں کہ یہ صدمے سے باہر نکل آئیں میں الیکشن جیت چکا ہوں۔ آپ کی قیادت اور آپ کی فوج ظفر موج نے جس طرح campaign کی ہے، اگر کام بھی کئے ہوتے تو کم از کم آپ کا بندہ جیت جاتا۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! اس نے حلف ہی غلط اٹھایا ہے، جب یہ بندہ با قاعدہ ممبر نہیں ہے تو floor کیسے لے رہا ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ ہاؤس نہیں چل سکتا۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پہلے یہ تحریک move کریں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ! میں آپ کی بات کرنے لگا ہوں، جیسے یہ فرمایا جا رہا ہے تو میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ تحریک move کریں اور اس کے بعد پھر ہاؤس کو چلایا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! اس کا حلف غلط ہوا ہے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جس طرح سید حسن مرتضیٰ نے بھی اس پوائنٹ کو سامنے رکھا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ حل ہو۔ ابھی میاں محمود الرشید نے یقیناً بڑے جوش و جذبے سے اس جیت کو اٹھایا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ملک اسد علی پانچ یا چھ سو ووٹ سے جیتے ہیں تو ہم بھی ان کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن جس موضوع پر بات ہو رہی تھی ہم دوبارہ اسی موضوع پر آتے ہیں کہ اگر ایوان میں کوئی زیادہ یا دیگر technical issues ہوں تو یہاں ایڈووکیٹ جنرل کو بلا کر ان سے رائے لی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی جو رائے دی وہ یہی تھی کہ اس کو آپس میں بیٹھ کر حل کریں۔ سید حسن مرتضیٰ نے جو رول 13(2) کا حوالہ دیا ہے اس میں بالکل واضح ہے اور ہماری یہ رائے ہے، وہ معزز ممبر جس طرح جیت کر آئے ہیں اور جس طریقے سے اس نے سرمایہ خرچ کیا ہے یہ اس بے چارے کے ساتھ ظلم نہ کریں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو قبل از وقت کہہ رہا ہوں کہ اس معاملے پر کوئی کورٹ میں چلا جائے گا اور proceedings پر بھی کوئی کورٹ میں جائے گا اس لئے میری آخری گزارش ہے کہ اس کتاب نے پورے ہاؤس کو رول 13(2) کا راستہ دیا ہے لہٰذا سیکرٹری اسمبلی اسے move کریں کہ سپیکر نہیں ہیں، ڈپٹی سپیکر نہیں اور پینل آف چیئرمین بھی نہیں ہیں تو یہ ہاؤس جس بھی ممبر کو یہ ذمہ داری دے گا وہ وہاں پر بیٹھ کر کارروائی چلائے گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب تو پڑھ چکے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! وہ illegal پڑھ بھی دیں تو legal نہیں ہو جاتا۔ اگر آپ ایک غیر قانونی چیز دس بار بھی پڑھ دیں تو وہ قانونی تو نہیں ہو جاتی۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ جب نماز مغرب کے لئے ہاؤس adjourn ہوا تھا تو یہ طے ہوا تھا کہ میں نے تحریک پیش کرنی ہے لیکن جب رانا محمد اقبال خان نے کہا کہ سیکرٹری صاحب پڑھ دیں تو ہم اس کے بعد رول 13(2) کو لے آتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں رول (2)13 کے تحت تحریک پیش کرنے لگا ہوں اگر آپ اس کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو most welcome اگر نہیں تو یہ آپ کی اپنی صوابدید ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! رول (2)13 جس کے تحت آپ چاہتے ہیں کہ یہ کارروائی آگے چلے وہ صرف ایک بار ہاؤس میں پڑھ دیں پھر اس کے مطابق کارروائی کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پھر پہلی ساری کارروائی infurctous ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! رول (2)13 یہ کہتا ہے کہ:

> "If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly and the Assembly shall, by a motion, elect one of the members present to preside at the sitting."

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب پڑھ چکے ہیں ان کے کہنے پر دوبارہ بھی پڑھ چکے ہیں۔ اب میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ اس سے پہلے ہاؤس میں جتنی کارروائی ہوئی ہے وہ ساری غیر آئینی اور غیر قانونی تھی اسے حذف کیا جائے اور نئے منتخب ممبر سے حلف دوبارہ لیا جائے۔ آپ کو جو Rules of the Procedure allow کرتے ہیں اس کے مطابق کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ایسے نہیں ہے۔ جب آپ کارروائی شروع کریں گے تو پچھلی جتنی کارروائی ہے اس کے متعلق آپ رولنگ دیں گے لیکن کسی اور کے کہنے سے ایسے نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رول (2)13 کے تحت یہ ہاؤس میاں شفیع محمد کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ہاؤس کی کارروائی preside کریں۔"

جناب چیئر مین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رول (2)13 کے تحت یہ ہاؤس میاں شفیع محمد کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ہاؤس کی کارروائی preside کریں۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رول (2)13 کے تحت یہ ہاؤس میاں شفیع محمد کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ہاؤس کی کارروائی preside کریں۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں and this should be the last point of order please.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میرا آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ میری یہ گزارش تھی کہ وزیر قانون نے جو تحریک پیش کی اور آپ نے ابھی منظور کی ہے اس سے پہلے کی جو کارروائی ہے وہ ختم کی جائے۔ اب آپ چیئر مین بنا دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! میں رولنگ reserve رکھتا ہوں بعد میں دے دوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! جی، کیا فرمایا ہے آپ نے؟

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! اس پر رولنگ آجائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہ رولنگ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ Rules of Procedure کی violation ہے۔ جب آپ نے ایک درست کام کر لیا ہے تو ایک یہ بھی کر دیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ ان کا حلف دوبارہ لے لیں۔ اگر دس دفعہ بھی لیں گے تو انہوں نے کون سا انکار کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: حلف چیئرمین نے نہیں بلکہ ہاؤس نے لینا ہوتا ہے اور ہاؤس نے حلف لے لیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: پہلے اس ہاؤس میں جو بھی کارروائی ہوئی ہے میں اسے under the rules valid قرار دیتا ہوں۔

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! فاضل ممبر ہاؤس میں دیر سے آئے ہیں۔ اپوزیشن بنچز کی طرف سے بڑی اچھی کارروائی ہوئی ہے انہوں نے کسی کے والد مرحوم کے لئے دعا کرائی تھی اور وہ اجلاس کی کارروائی کا حصہ ہے۔ کیا وہ بھی حذف کرانا چاہتے ہیں خدا کے لئے ثواب تو پہنچنے دیں۔

جناب چیئرمین: میں نے اسے بھی valid قرار دیا ہے۔

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 50 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 101 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!سوال نمبر 192 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

***192: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے؟

(ب) کیا یہ درخت ماحول دوست ہوں گے اس سلسلے میں کوئی ماحولیاتی ریسرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درخت صوبہ کی آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہیں اس سلسلہ میں اگر کوئی فزیبلٹی سٹڈی کی گئی ہے تو اس کی کاپی مہیا کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) سال19-2018 میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات نے صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر درخت لگائے گا علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر شجر کاری کی جائے گی۔

(ب) جی ہاں!یہ تمام درخت ماحول دوست ہیں ان میں شیشم، کیکر، سرس، توت، بکائن، جامن، نیم ، پیپل، بوہڑ، سفیدہ ، بیری، سوکھ چین، املتاس، سوانجنا وغیرہ شامل ہیں عرصہ دراز کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ درخت ماحول دوست ہیں۔

(ج) جی ہاں!، یہ تمام درخت صوبہ کی آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہیں کیونکہ یہ درخت عرصہ دراز سے اس خطہ زمین پر اگ رہے ہیں اور آزمودہ ہیں لہٰذا اس سلسلہ میں کسی فزیبلٹی سٹڈی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین !سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے لہٰذا منسٹر صاحب بتا دیں کہ یہ صوبہ پنجاب کے اندر کتنے درخت لگانے جا رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین !اس کا یہ جواب ہے کہ 19-2018 میں 19950 ایکڑ رقبے پر ایک کروڑ 44 لاکھ 83 ہزار 700 پودے بحساب 726 پودے فی ایکڑ لگائے جائیں گے۔ ہمارے حساب کے مطابق ایک ایکڑ میں 43 ہزار 560 مربع فٹ بنتے ہیں اگر پودے سے پودے کا فاصلہ چھ فٹ رکھا جائے اور قطار سے قطار کا فاصلہ دس فٹ رکھا جائے تو ایک ایکڑ میں 726 پودے لگائے جاتے ہیں علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے پر 806 میل پر 4 لاکھ 3 ہزار پودوں کی شجر کاری کی جاتی ہے، گڑھے سے گڑھے کا فاصلہ کم از کم دس فٹ رکھا جاتا ہے اور ایک ایونیو میل میں 500 گڑھے بنائے جاتے ہیں۔ 19-2018 میں کل 8 کروڑ 48 لاکھ 86 ہزار 700 پودے لگائے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین !منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے حالانکہ میں نے تو اتنی لمبی بات نہیں پوچھی تھی۔ ایک لکھا ہوا سوال ہے آپ بھی پڑھ لیں کہ جز(الف) میں لکھا ہے کہ حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے۔ 2018 تو اس کا جواب ہی نہیں ہے ان کے پاس جو لکھا ہوا آیا ہے وہ انہوں نے پڑھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین !میں اپنا سوال دہرا دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنی پانچ سالہ گورنمنٹ کے حوالے سے اپنا ایک منصوبہ بنایا ہے منسٹر صاحب بتائیں کہ اس منصوبے کے تحت انہوں نے کون کون سی قسموں کے کتنے درخت لگانے ہیں اور پنجاب کے 36 اضلاع ہیں یہ ہر ضلع میں کتنے درخت لگا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک !آپ اس کے لئے fresh question دے دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئر مین! میری گزارش ہے کہ میرے معزز بھائی پڑھ تو لیں انہوں نے یہ کہاں لکھا ہے کہ پورا پنجاب اور انہوں نے یہ کہاں لکھا ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں؟ میں پھر بھی ان کی تسلی کے لئے لکھا ہوا جواب نہیں پڑھتا۔

جناب چیئر مین! جب سے ہم نے حکومت سنبھالی ہے اُس وقت سے لے کر آج تک ہم 16 لاکھ پودے لگا چکے ہیں۔ ہم اپنی نرسریوں میں دو کروڑ پودے تیار کر چکے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ مارچ میں ہماری شجر کاری مہم شروع ہو گی تو پھر یہ پودے لگائے جائیں گے۔ ہمارے وزیر اعظم کا سونامی پروگرام ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں 55 کروڑ پودے پنجاب میں لگائے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے جو پوچھا ہے منسٹر صاحب شاید وہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ آپ انہیں وہ پڑھ کر بتا دیں۔ سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے؟ منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ پنجاب میں 16 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی اقسام کے پودے لگائے گئے، کس کس ضلع میں لگائے گئے، ضلع ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے اور ان 16 لاکھ پودوں پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

جناب چیئر مین: ملک صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے اسی سوال سے relevant ضمنی سوال پوچھا ہے۔ منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ ضلع ساہیوال میں انہوں نے کتنے پودے لگائے اور ان 16 لاکھ پودوں پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئر مین! میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت کی تبدیلی کے بعد ہم نے 16 لاکھ پودے لگائے ہیں اور اس کا ہمارے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ اگر 16 لاکھ پودے نہ لگائے گئے ہوں تو پھر I shall be responsible for my statement

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ہم obviously ماحول کو بہتر کرنے والی اقسام کے پودے لگائیں گے۔

جناب چیئرمین! تیسری بات یہ عرض کروں گا کہ ہم اپنی GIS لیب کو اپ گریڈ کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم Geographic information Systems کو اپ گریڈ کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ آج سے کچھ مہینے بعد ان کو سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ یہ اپنے موبائل کو ہمارے سیٹلائٹ کے ساتھ connect کریں گے تو ان کو نظر آجائے گا کہ یہ پودے لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر جنگلات کا کوئی آفیسر گھر میں سویا پڑا ہے اور وہ کہے گا کہ میں فلاں جنگل میں کھڑا ہوں تو GIS Lab کے ذریعے پتا چل جائے گا کہ وہ کہاں پر ہے یعنی وہ جھوٹ نہیں بول سکے گا۔ ہم جتنے درختوں کی commitment کر رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ وہ درخت لگائے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں GIS Lab کا نہیں پوچھا۔ میں نے آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے پوچھا ہے کہ 16 لاکھ پودے لگانے پر کتنے اخراجات آئے ہیں، یہ پودے کتنے عرصہ میں لگائے گئے اور ضلع ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟ میں نے صرف تین باتیں پوچھی ہیں تو منسٹر صاحب ان کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! صوبہ پنجاب میں ضلع ساہیوال شامل ہے اس لئے یہ fresh question نہیں بنتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے 16 لاکھ پودے لگائے ہیں تو میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ ان پر کتنے اخراجات آئے ہیں تو یہ کیسے fresh question ہو گیا؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! صوبہ پنجاب میں جتنے پودے لگائے گئے منسٹر صاحب نے وہ بتا دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! انہوں نے 16 لاکھ پودے لگانے پر جتنے اخراجات کئے ہیں وہ بتادیں؟

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ مہربانی کر کے منسٹر صاحب کی پوری بات سُن لیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ ہم نے صوبہ پنجاب میں پچھلے چار مہینوں میں 16 لاکھ پودے لگائے ہیں۔ معزز ممبر نے صوبہ پنجاب کے حوالے سے سوال کیا تھا اور ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اگر معزز ممبر specifically ساہیوال کا پوچھتے تو اس کا جواب بھی دے دیا جاتا۔ اگر اس وقت کوئی دوست ضلع ساہیوال، خوشاب، شیخوپورہ یا میانوالی کے حوالے سے پوچھے کہ وہاں پر کتنے پودے لگائے گئے ہیں تو یہ بتانا اس وقت ممکن نہیں کیونکہ میں نے رٹّہ لگا کر تو یہاں نہیں آنا۔ معزز ممبر اس بارے میں fresh question دے دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ ان کو تفصیلی جواب دے دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ ہم نے تو جنگلات کو urbanize کیا ہے۔ ہم نے ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے کمشنر صاحبان، اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان، تعلیمی اداروں، ایل ڈی اے اور ریونیو کے آفیسرز کو اپنے ساتھ اس مہم میں شامل کیا ہے۔ اگر پھر بھی معزز ممبر ضلع ساہیوال کو target کرنا چاہتے ہیں تو یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور میں ان کو پورا ریکارڈ چیک کروا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں نے عرض کیا ہے کہ ہم 16 لاکھ پودے لگا چکے ہیں، دو کروڑ پودے نرسری میں تیار کر رہے ہیں جو کہ مارچ میں لگانے شروع کریں گے، ہم پانچ سالوں میں 55 کروڑ پودے صوبہ پنجاب میں لگائیں گے اور پنجاب کو انشاءاللہ تعالیٰ گرین پنجاب بنائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! جب کوئی وزیر سوالات کے جوابات دیتا ہے تو انہیں ان سوالات سے متعلقہ ضمنی سوالات کی بھی مکمل تیاری کرنی چاہئے۔ معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک نے بڑا عام سا سوال کیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟ یہ کوئی اتنا بڑا

فیشہ غورث کا مسئلہ نہیں کہ آپ کے پاس اس کے figures نہیں ہیں۔ابھی منسٹر صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم چھ فٹ کے فاصلے پر پودے لگائیں گے۔کیا آپ نے وہاں پر سرو کے پودے لگانے ہیں؟

جناب سپیکر!میں نے ان کی ایک تقریب attend کی تھی اور وہاں پر جس طرح پودے لگائے جارہے تھے وہ ایک تماشا تھا۔وہ پودوں کی ایک نمائش اور مضحکہ خیز تقریب تھی جس میں ان کو پتا ہی نہیں تھا کہ کتنے فاصلے پر پودے لگائے جائیں گے،کون کون سی اقسام کے پودے لگائے جائیں گے اور وہ کیسے پروان چڑھیں گے؟اگر آپ نے یہ اخراجات کرنے ہیں تو پھر آپ کو چاہئے کہ اس ایوان کو پوری تفصیل بتائیں۔یہ پروگرام آپ کے سو دن کے ایجنڈے میں شامل ہے اور آپ اس کو مذاق سمجھ رہے ہیں۔منسٹر صاحب نے ابھی تک معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک کے کسی ایک سوال کا صحیح جواب نہیں دیا۔

وزیر جنگلات،جنگلی حیات اور ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):جناب چیئرمین!میری پہلی درخواست یہ ہے کہ ہمارے قابل عزت بھائی جس تقریب میں شامل ہوئے ہیں اور وہ up to the standard نہیں تھی بلکہ بقول ان کے وہ ایک تماشا تقریب تھی تو مجھے مہربانی کر کے بتا دیں کہ وہ کون سی تقریب تھی اور اس میں کون کون شامل تھا؟اگر وہ تقریب up to the standard نہیں تھی اور ہمارے معیار پر پوری نہیں اُترتی تو پھر ہم ان افسران کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب چیئرمین!معزز ممبر مہربانی کر کے مجھے بتا دیں کہ وہ کون سی تقریب تھی؟معزز ممبر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک fake تقریب تھی۔مہربانی کر کے مجھے بتائیں اور guide line دیں تاکہ ہم ان افسران کے خلاف ایکشن لے سکیں۔

جناب چیئرمین!معزز ممبر نے دوسری بات ضلع ساہیوال کے حوالے سے کی ہے۔ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں.I know it لیکن بات یہ ہے کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ یہ fresh question بنتا ہے۔اگر ابھی یہ مجھ سے پوچھنے لگ جائیں کہ پنجاب کے 36 اضلاع اور اُن 36 اضلاع کی اتنی تحصیلیں اور اُن تحصیلوں میں کون سے کون سے پودے لگے،پودوں کی کون سی اقسام لگیں پھر اُن کا پانی کہاں سے آتا ہے تو یہ fresh questions ہیں۔

جناب چیئرمین! بہتر ہے کہ یہ چار پانچ بندوں کی ٹیم بنالیں میں ان کو پوری briefing دے دیتاہوں تاکہ سوال کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ کوئی point scoring کا معاملہ نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جس تقریب میں بھی جائیں وہاں پر ان کا عملہ پورا layout کرے کہ وہاں پر کوئی useless effort نہ ہو۔ جب اتنے پودے لگ رہے ہوتے ہیں اور اُن پر اتنا سرمایہ involve ہوتا ہے تو جہاں پر پودے لگ گئے ہیں وہ پودے وہاں پر مستقل طور پر موجود رہیں اور وہ وہیں پر grow کریں۔ آپ دو دو فٹ کے فاصلے پر پودے لگا کر تصویریں بنوا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے تو پوچھا ہے کہ آپ 6/6 فٹ کے فاصلے پر کون سے پودے لگا رہے ہیں؟ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں تقریب تھی اور وہاں پر جس طرح پودے لگے میں نے وہ دیکھا تو میں نے اُس دن کہا کہ What is going on?

جناب چیئرمین: جی، وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یہ جواب دینا چاہوں گا کہ میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی کی تقریب میں گیا، وہ تقریب ہماری plantation کے حوالے سے نہیں تھی۔ انہوں نے plantation کے حوالے سے جو activity کی اُس پر جو اخراجات ہوئے اُس کا حکومت پنجاب سے کوئی تعلق نہیں تھا اور اُس تقریب میں symbolic plantation ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم محکمہ جنگلات کی 1600 ایکڑ زمین واگزار کرا چکے ہیں جس پر پچھلے آٹھ سالوں سے ناجائز قبضے کئے ہوئے تھے اور ہم نے اُس زمین کے 30 فیصد پر پودے لگائے ہیں جو میرے پاس proof ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میرے ساتھ وزیر لوکل گورنمنٹ تشریف فرما ہیں یہ بھی plantation کر رہے ہیں، ایجوکیشن والے بھی plantation کر رہے ہیں، محکمہ صحت والے بھی plantation کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد عمران خان نے

2۔ستمبر 2018 کا دن رکھا تھا کہ ہر بندہ ایک پودا لگائے تو اُس دن ہم نے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر، ایل ڈی اے والوں کو awareness دی۔ہم نے بھرپور طریقے سے وہ campaign چلائی اور آپ پچھلے 10 سال کا ریکارڈ دیکھیں اُس میں آپ کو کہیں پر بھی ایک پودا نظر نہیں آئے گا۔ہم نے 4 مہینے میں 16 لاکھ پودا لگا دیا، دو کروڑ کی نرسری تیار کر دی اور ابھی بھی یہ ہم سے گلہ کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!یہ سوال میں نے take up کیا تھا اور میں نے وزیر موصوف سے simply یہ پوچھا تھا کہ انہوں نے 16 لاکھ پودے لگائے ہیں اُن پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور ان کی دو کروڑ پودوں کی نرسری پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں مزید یہ کہ ضلع ساہیوال اور ڈویژن ساہیوال میں کتنے پودے لگائے ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ fresh question بنتا ہے۔اب ہم اگلا سوال take up کرتے ہیں۔ جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین!سوال نمبر 171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: میونسپل کمیٹی سلانوالی پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*** 171: رانا منور حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ آئے گی؟

(ج) کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی کے ترقیاتی بجٹ کی تفصیل سے آگاہ کریں نیز ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سے بھی آگاہ کریں؟

(ہ) میونسپل کمیٹی سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ فیس میں خُورد بُرد انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر التواء ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف)

I۔ مالی سال19۔2018کے دوران کُل 32کام پرپوز کئے گئے ہیں جن کی کُل ایلوکیشن 4,68,00,000/۔روپے ہے جن پر ابھی تک ٹینڈر نہ ہو سکا ہے۔

ii۔ مالی سال19۔2018میں مبلغ۔/61,00,000روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں جن سے پندرہ منظور شدہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان پندرہ سکیموں میں سے پانچ سکیموں پر ٹینڈر کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔ نومبر2017سے فنانس ڈیپارٹمنٹ سےPFCڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ ہوئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا کی اے ڈی پی مالی سال19۔2018میں کل رقم 4,68,00,000/۔روپے خرچ آئیں گے۔

میونسپل کمیٹی سلانوالی کی اے ڈی پی مالی سال19۔2018میں کل رقم 61,00,000/۔روپے خرچ آئیں گے۔

(ج) میونسپل کمیٹی سلانوالی نامکمل جاری شدہ اور کونسل سے منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کو30.06.2019میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا ترقیاتی بجٹ مالی سال۔19۔2018۔/61,00,000 ہے۔ میونسپل کمیٹی، سلانوالی کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ جات کے بارے میں کیس انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر کارروائی ہے نیز جو بھی نقشہ جات برائے منظوری میونسپل کمیٹی سلانوالی میں آتے ہیں ان کی فیس شیڈول کے مطابق وصول کر کے میونسپل کمیٹی سلانوالی فنڈ میں جمع کروادی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! وزیر موصوف سے میری گزارش ہے کہ اپنے جواب کو جز وار پڑھ کر معزز ایوان کو سنائیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر/ وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر سوال پڑھیں میں اُس کا جواب دے دیتا ہوں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر/ وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! ضلع کونسل سرگودھا سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق اس سوال کا جواب ہے:

I۔ مالی سال 19-2018 کے دوران کُل 32 کام پرپوز کئے گئے ہیں جن کی کُل ایلوکیشن 4,68,00,000/- روپے ہے جن پر ابھی تک ٹینڈر نہ ہو سکا ہے۔

جناب چیئرمین! میونسپل کمیٹی سلانوالی سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق جواب یہ ہے:

ii۔ مالی سال 19-2018 میں مبلغ 61,00,000/- روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں جن سے پندرہ منظور شدہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان پندرہ سکیموں میں سے پانچ سکیموں پر ٹینڈر کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ نومبر 2017 سے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے PFC ڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ ہوئی ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں وزیر موصوف سے پوری تفصیل پوچھی تھی لیکن اُس کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے اس کے لئے کروڑوں روپیہ مختص کیا ہے لیکن ابھی اُس کے ٹینڈر نہیں ہوئے۔ میں نے یہ سوال 5۔ ستمبر کو جمع کروایا تھا اُس وقت پنجاب حکومت کا بجٹ نہیں آیا تھا۔

جناب سپیکر! میرا سوال اپنے حلقے کی ضلع کونسل کی سکیموں کے حوالے سے تھا کیونکہ میں اپنے حلقے کی سکیموں کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔ مجھے اس چیز سے غرض نہیں ہے کہ ضلع کونسل سرگودھا میں کتنا پیسا خرچ کرنا چاہتی ہے؟ مجھے تو اپنے حلقے سے غرض ہے کہ میرے حلقے کی سکیموں کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر کی بات ٹھیک ہے انہوں نے ہمیں ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کی پوری رپورٹ بھیجی ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے معذرت کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے حلقہ پی پی-79 کی ترقیاتی سکیموں کی تفصیل لے کر میں آپ کو مہیا کر دوں گا۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب درست نہ آنے پر انہوں نے بڑے پن کا مظاہرہ فرمایا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ جز (د) کا جواب بھی غلط دیا گیا ہے۔ اس وقت گیلری میں سپیشل سیکرٹری مقامی حکومت و دیہی ترقی موجود ہیں انہیں اس سلسلے میں وہاں کی میونسپل کمیٹی کے کونسلرز کی طرف سے پہلے ہی ایک شکایت موصول ہو چکی ہے کہ انہوں نے 61 لاکھ روپے مختص کئے ہیں لیکن ٹینڈر 2 کروڑ روپے کا لگایا گیا ہے۔ آپ کے پاس اگر 61 لاکھ روپے ہیں تو آپ 2 کروڑ روپے کا ٹینڈر کیسے لگا سکتے ہیں؟ پہلے سے جو درخواست آپ کے پاس آ چکی ہے اُس کو پذیرائی بخشیں کیونکہ ایسا غلط کام نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میں اپنے معزز بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ جس بات کی طرف نشاندہی کی گئی ہے میں اس کو ضرور چیک کروں گا اور اس کی پوری تفصیل لے کر معزز ممبر کو خود آگاہ کروں گا۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! وزیر موصوف نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر دیا جائے تاکہ اس دوران یہ انکوائری بھی مکمل ہو جائے اور اس سوال کا درست جواب بھی آ جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان): جناب چیئر مین! اس سوال کو pending کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب چیئر مین! میں سب سے پہلے آپ سے اور معزز ایوان سے درخواست کروں گی کہ جب اذان ہو تو مہربانی فرما کر اذان خاموشی سے سنی جائے۔ اس کے بعد آپ اٹھیں اور نماز کے لئے جائیں۔ ابھی جب مغرب کی اذان ہوئی تھی تو اتنا شور تھا کہ اذان کی آواز دب گئی تھی اور ہماری آواز زیادہ تھی۔

جناب چیئر مین: جی، ایسا ہی ہو گا۔ آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئر مین! سوال نمبر 543 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: پیرووال کے جنگلات میں درختوں کی تعداد اور اقسام سے متعلقہ تفصیلات

***543: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال پیرووال جنگلات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے یہاں پر 2010 تا 2018 کتنے درخت موجود تھے۔ کتنے درخت کاٹے گئے اور آج وہاں پر کتنے درخت موجود ہیں؟

(ب) ذخیرہ کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر جنگل موجود ہے اور کتنے رقبہ کو کاشت کے لئے ٹھیکے پر دیا گیا ہے؟

(ج) 2010 تا 2018 تک کتنے درخت کاٹے گئے اور آج وہاں پر زیادہ تر درخت کون سی اقسام کے ہیں اور کون سے درخت لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) ضلع خانیوال میں نہروں کے اطراف پر لگے درخت محکمہ جنگلات کے ہیں یا محکمہ انہار کے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پیرووال ذخیرہ میں 24انچ سے زائد لپیٹ کے 32688 درخت موجود ہیں اس کے علاوہ 2010 تا 2018 کے دوران شجرکاری شدہ 1944.30 ایکڑ رقبہ پر تقریباً 9لاکھ سے زائد چھوٹے پودے اور پولکراپ موجود ہیں جن کی دیکھ بھال کی جارہی ہے۔

2010 تا 2018 کے دوران 9281 عدد درختان وپولکراپ ملزمان نے کاٹے جن کے خلاف فارسٹ ایکٹ اور PPC کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تعدادی 3554 عدد درختان وپولکراپ کی بابت 370 عدد کیس ہائے پراسیکیوٹ کر کے عدالت درج بھجوائے گئے۔

2۔ تعدادی 5326 عدد درختان وپولکراپ کی بابت 90 عدد ایف آئی آر ملزمان جنگل کے خلاف درج کروائی گئیں۔

3۔ تعدادی 401 عدد درختان وپولکراپ کی بابت 179 عدد فارسٹ کیس ہائے میں ملزمان جنگل سے جرمانہ عوضانہ وصول کر کے کمپاؤنڈ کئے گئے۔

(ب) 1915 میں ذخیرہ پیرووال کا کل رقبہ 19299 ایکڑ تھا جس میں سے 11816 ایکڑ رقبہ مختلف محکمہ جات کو ٹرانسفر ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام محکمہ	سال	رقبہ ٹرانسفر شدہ
1۔	سنٹرل آرڈیننس ڈپو خانیوال	1970 تا 1976	1816 ایکڑ
2۔	پاک آرمی 2۔ کور ملتان	1994	5000 ایکڑ
3۔	آرمی ویلفیئر سکیم	2006	5000 ایکڑ
		ٹوٹل ٹرانسفر شدہ رقبہ	11816 ایکڑ

اب محکمہ جنگلات کے پاس پیروwال ذخیرہ میں کل رقبہ 7483 ایکڑ موجود ہے جس میں سے کوئی بھی رقبہ کاشت کے لئے ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) 2010 تا 2018 کے دوران تعدادی 9281 عدد درختان اور پولکر اپ کاٹے گئے آج کل وہاں پر شیشم ، کیکر ، سمبل، جامن، نیم ، بکائن، توت ،جنڈ اور سفیدہ وغیرہ کے درخت موجود ہیں، آئندہ شجر کاری کے دوران کیکر ، شیشم ،توت، سمبل، نیم، جامن، اور سفیدہ کے درخت لگانے کا منظور شدہ پروگرام ہے۔

(د) ضلع خانیوال میں نہروں کے کنارے موجود درختان محکمہ جنگلات ملتان فارسٹ ڈویژن کے چارج میں ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! ہم لوگ جب سوال اٹھاتے ہیں تو اس کا مقصد گورنمنٹ کی توجہ ان مسائل پر دلانا ہوتی ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ اس ملک کے ساتھ جو بھی زیادتی سابقا ادوار میں ہوئی ہے ہم ان کی نشاندہی اپنے سوالات کے ذریعے آپ کے سامنے لاتے ہیں تا کہ آپ کی توجہ ہو۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! خانیوال میں جو پیرووال کا جنگل تھا وہ برصغیر کا سب سے بڑا جنگل تھا۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ یہ اپنا ایک دورہ خانیوال کا رکھیں۔ انہوں نے مجھے جواب میں بتایا ہے کہ 32688 درخت وہاں پر موجود ہیں جو 24 انچ کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دو فٹ لپیٹ سے زیادہ ہیں۔ 2010 تا 2018 میں آٹھ سال کا فرق تھا اس دوران انہوں نے 9 لاکھ پودے لگائے جو ابھی چھوٹے ہیں۔ میں نے خود visit کیا ہے اور میں نے پیرووال جنگل میں ایک ایک چیز دیکھی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین !میرا سوال یہ تھا کہ وہاں پر ٹوٹل سفیدے کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہاں پر بتایا ہے کہ ہم نے کیکر، جامن اور شیشم کے درخت لگائے ہوئے ہیں جبکہ کیکر، جامن اور شیشم کے درخت بہت کم ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین !میں نے سوال پوچھا تھا کہ کتنا رقبہ جنگل میں موجود ہے اور کتنا رقبہ کاشت کے لئے ٹھیکے پر دیا جاتا ہے؟ انہوں نے ہمیں بتایا کہ کل رقبہ 7483 ایکڑ ہے اور کاشت کے لئے کوئی رقبہ ٹھیکے پر نہیں دیا جاتا جبکہ موقع پر اگر آپ visit کریں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں کاشت کے لئے رقبہ دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ kindly اس کو سمجھیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! محترمہ شاہدہ احمد معزز ممبر ہیں ان سے درخواست یہ ہے کہ انہوں نے پیرووال جنگل کے بارے میں سوال کیا۔ اس میں جز (الف، ب، ج اور د جز) ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ ہاؤس کو preside کر رہے ہیں میں آپ سے درخواست کر کے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے جواب کس چیز کا دینا ہے۔ آپ جس کا کہیں گے میں اس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین !جز (ب) میں یہ پوچھنا ہے کہ ذخیرہ کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبہ پر جنگل موجود ہے اور کتنے رقبہ کو کاشت کے لئے ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ جواب دینا چاہوں گا کہ 1915 میں ذخیرہ پیرووال کا کل رقبہ 19299 ایکڑ تھا جس میں سے 11816 ایکڑ رقبہ مختلف محکمہ جات کو ٹرانسفر ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام محکمہ	سال	رقبہ ٹرانسفر شدہ
1۔	سنٹرل آرڈیننس ڈپو خانیوال	1970تا1976	1816ایکڑ
2۔	پاک آرمی 2۔کور ملتان	1994	5000ایکڑ
3۔	آرمی ویلفیئر سکیم	2006	5000ایکڑ
		ٹوٹل ٹرانسفر شدہ رقبہ	11816ایکڑ

جناب چیئر مین !اب محکمہ جنگلات کے پاس پیر ووال ذخیرہ میں کل رقبہ 7483 ایکڑ موجود ہے۔ ہم نے کسی زرعی کاشت یا کسی اور مقصد کے لئے رقبہ کو مزید لیز نہیں کیا۔ اگر ہماری معزز ممبر صاحبہ کے علم میں ایسی کوئی بات ہے تو یہ بتائیں جنہوں نے لیز کیا ہو گا تو ان کے خلاف انشاءاللہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئر مین !میرے علم کے مطابق ہم نے رقبہ لیز نہیں کیا۔ ان تین محکمہ جات کو رقبہ دینے کے بعد پیر ووال ذخیرہ کا کل رقبہ 7483 ایکڑ موجود ہے۔ ہم ابھی plantation کر رہے ہیں انشاء اللہ اس میں 7، 7½ روپے فی پودا خرچہ آتا ہے جس میں نرسری کا خرچہ، اس کی نگہداشت بھی شامل ہے۔ اس کی حفاظت کرنے والی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن پودے کی جو حفاظت کی جاتی ہے تقریباً سات روپے اس پر خرچہ آتا ہے۔

جناب چیئر مین !2012 سے یا 2013 سے onward کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ پہلے ٹھیکے دیئے جاتے تھے لیکن جب وہ expire ہوگئے تو اس کے بعد renewal نہیں ہوئے اور وہ ٹھیکے ختم ہو گئے ہیں۔ اب 7483 ایکڑ رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے اور پیر ووال کا جنگل ہم انشاءاللہ مارچ میں بڑھائیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئر مین !میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ منسٹر صاحب سے کہیں کہ آپ مہربانی کر کے ایک دفعہ پیر ووال جنگل کا چکر لگائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین !میرا ضمنی سوال ہے۔ میں نے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد وارث شاد ! ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کروں گا کہ 7483 ایکڑ رقبہ جس کا منسٹر صاحب نے خود بتایا ہے کہ یہ رقبہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس 7483 ایکڑ رقبہ میں منسٹر صاحب ہاؤس میں کھڑے ہو کر بتائیں کہ اس میں کسی پرائیویٹ آدمی کے پاس کوئی ٹھیکہ ہے اور نہ ہی کسی کا قبضہ ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں نے اپنے قابل احترام اور بہت پیارے بھائی کو یہ درخواست کی ہے کہ ٹھیکے ختم ہو گئے ہیں اور جس طرح ہماری معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ پیرووال جو کہ بہت بڑا جنگل تھا لیکن وہ جنگل ان کی مہربانیوں سے کٹ چکا ہے اب وہاں جنگل بہت تھوڑا رہ گیا ہے اور جو علاقہ 7483 ایکڑ بچ گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں categorically کہہ رہا ہوں کہ کسی کے پاس وہ رقبہ لیز پر نہیں ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس میں plantation کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب! اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ میں کچھ تاخیر سے پہنچا ہوں اور میرا اس سے پہلے بھی ایک سوال ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کر لوں؟

جناب چیئرمین: چودھری اشرف علی! وہ سوال آپ کا dispose of ہو چکا ہے لہٰذا آپ اب اپنا اگلا سوال کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے floor دیا تھا اور میں آپ کی وجہ سے بیٹھ گیا تھا۔ آپ اس Chair پر بیٹھے ہیں آپ نے رولز کے مطابق اس ہاؤس کو چلانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے 2002 سے یہاں پر دیکھا ہے کہ آپ کی Chair کے سامنے کوئی بھی معزز ممبر گزرتا تھا تو احترام سے گزرتا تھا۔

جناب چیئرمین! میں یہ note down کر رہا ہوں آپ بے شک ویڈیو چلا لیں کہ اسمبلی سٹاف لک صاحب آدھ گھنٹے میں 71 بار اپنی سیٹ سے کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ میری پوری بات سن لیں اگر آپ کو assistance کی ضرورت ہے تو آپ کو چاہئے تھا کہ آپ سپیکر چیمبر میں سیکرٹری صاحبان سے بیٹھ کر مشاورت کرتے کہ ہاؤس کو کس طرح چلانا ہے؟

جناب چیئرمین! اب یہ ہو رہا ہے کہ کوئی معزز ممبر سوال کرتا ہے اور ہماری اس Chair پر سپرنگ لگے ہوئے ہیں ٹھک سے بندہ آپ کے سامنے بغیر احترام کے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہاں پر سپیکر کی اس Chair کا ایک احترام ہے لیکن یہ جو آپ کا سٹاف ہے اس احترام کو جس طرح سے رول رہا ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میں ان سے guidance لیتا ہوں۔ مہربانی آپ ہمیں اگلے سوال پر جانے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرے سوال کی کوئی بات نہیں ہے میں کوئی سوال نہیں کروں گا کیونکہ میرے سوال کی اہمیت اس کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ تو کبھی ہم نے 2002 میں دیکھا تھا کہ سیکرٹری صاحب کبھی کبھار کھڑے ہوتے تھے۔ مجھے تکلیف ہے اور میں اسمبلی سٹاف کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ .Please I request you اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر آپ ہمارے ساتھ یہ روّیہ اختیار کریں گے تو اس ہاؤس اور اس Chair کا احترام اسی طرح سے ہو گا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ نے Chair کا احترام بہت دکھا لیا ہے لہٰذا اب مہربانی کریں۔ جی، چودھری اشرف علی!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے بات نہیں کرنے دیتے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب چیئرمین: جی، اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 310 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں ماڈل قبرستان بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***310: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی گئی ہے اس اتھارٹی کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں بھی ماڈل قبرستان بنانے کے لئے حکومت نے متعلقہ حکام کو بار بار لیٹر جاری کئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام شہری علاقوں میں موجود قبرستانوں میں مزید میتوں کی تدفین کے لئے جگہ موجود نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری مجبوراً ایک ہی قبر کو بار بار کھود کر اس میں میتوں کو دفن کر رہے ہیں جس سے میتوں اور قبروں کی بے حرمتی ہوتی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت میتوں اور قبروں کو بے حرمتی سے بچانے اور تدفین تکریم کے ساتھ کرنے کی غرض سے مذکورہ اضلاع میں ماڈل قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر /وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے پنجاب نے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)38-1/2017 مورخہ 21.06.2017 کو شہر خموشاں اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت قائم کی گئی تھی۔

یہ اتھارٹی پنجاب کے 36 اضلاع میں ماڈل قبرستان بنائے گی۔ماڈل قبرستانوں میں سرد خانے سے لے کر غسل و جناز گاہ اور تدفین کا مکمل انتظام ہے۔ شہر خموشاں کے انتظامیہ کسی بھی مرنے والے کے اہلخانہ یا رشتہ داروں کی کال پر میت کو اس کے گھر سے ایمبولینس کے ذریعے میت لانے سے لے کر غسل اور تدفین کرنے کی پابند ہوگی۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے لیکن مستقبل میں شہری علاقوں میں قبرستانوں کے لے جگہ کی تنگی کا سامنا ہونے کا امکان ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب میتوں اور قبروں کو بے حرمتی سے بچانے اور تدفین و تکریم کے لئے پنجاب کے ہر ضلع میں ماڈل قبرستان بنانے کی امید رکھتی ہے۔ صوبہ بھر میں بڑے شہروں میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے قبرستانوں کے لئے بورڈ آف ریونیو (BOR) نے جگہ مختص کی ہے۔ قبرستانوں کے لئے یہ ساری زمینیں سرکاری ہیں جو کہ حکومت نے قبرستانوں کے لئے میسر کی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! یہاں پر میرے سوال کے جز (الف) کا جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ لکھا گیا ہے ہاں یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے پنجاب نے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)38-1/2017 مورخہ 21.06.2017 کو شہر خموشاں اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت قائم کی گئی تھی۔ یہ اتھارٹی پنجاب کے 36 اضلاع میں ماڈل قبرستان بنائے گی ۔ماڈل قبرستانوں میں سرد خانے سے لے کر

غسل وجنازگاہ اور تدفین کا مکمل انتظام ہے۔ شہر خموشاں انتظامیہ کسی بھی مرنے والے کے لواحقین یا رشتہ داروں کی کال پر میت کو اس کے گھر سے ایمبولینس کے ذریعے میت لانے سے لے کر غسل اور تدفین کرنے کی پابند ہوگی۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا دائرہ کار 36 اضلاع تک بڑھانا تھا لہٰذا اب تک کون کون سے اضلاع ہیں جہاں پر ماڈل قبرستان بنا دیئے گئے ہیں اور شہر خموشاں اتھارٹی معرض وجود میں آگئی ہے اور وہاں کے رہنے والے شہریوں کو یہ سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں یہ ذرا تفصیل سے بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

سینیئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میرے بھائی نے جو بات پوچھی ہے تو ابھی تک ہم نے لاہور، فیصل آباد اور سرگودھا میں ماڈل قبرستان مکمل کر لئے ہیں۔

(اذانِ عشاء)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ہمارے ہاؤس کے معزز ممبر احتجاجاً واک آؤٹ کر کے گئے ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان کو منانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی صاحب جائیں ہم بھی ان کے ساتھ چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: میں چودھری ظہیر الدین سے request کروں گا کہ وہ ان کو منا کر لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن، چودھری ظہیر الدین
جناب سمیع اللہ خان کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سینیئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! اس وقت لاہور، فیصل آباد اور سرگودھا میں ماڈل قبرستان مکمل کر لئے ہیں۔ گجرات، راولپنڈی، ڈی جی خان اور ملتان میں اس سال مکمل ہو جائیں گے تو 36 اضلاع میں یہ ماڈل قبرستان بنانے کا

پروگرام ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ 36اضلاع میں کئی ایسی جگہیں ہیں جیسا کہ لاہور میں ایک جگہ پر قبرستان بنایا گیا ہے اور باقی جگہوں پر میں سمجھتا ہوں کہ اور بھی بننے چاہئیں تو انشاء اللہ اتھارٹی کے ساتھ مل کر زیادہ جگہیں اس کام کے لئے مختص کریں گے۔ بورڈ آف ریونیو کے پاس جتنی بھی جگہیں ہیں جہاں پر یہ ماڈل قبرستان بنائے جاسکیں تو وہاں پر ہم انشاء اللہ بنوائیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ جس طرح معزز منسٹر نے فرمایا ہے کہ وہ جگہ تلاش کریں گے اور جہاں پر جگہ ہو گی وہاں بنائیں گے تو اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ قبرستان صرف اور صرف وہاں پر بنائے جائیں گے جہاں پر state land available ہو گی۔

جناب چیئرمین! ایک بات تو یہ ہے کہ ہم اسی ملک اور صوبے کے باسی ہیں اور کوئی شہر یا ڈسٹرکٹ ایسا نہیں ہے کہ جہاں پر state land available نہ ہو لیکن اگر بفرض محال کہیں کسی شہر یا ڈسٹرکٹ میں ان کو جگہ کم ملتی ہے تو کیا کوئی ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ land acquire کر کے بنوادیں گے کیونکہ یہ عوامی فلاح کا منصوبہ ہے اور ہم سب نے مٹی کے نیچے جانا ہے تو کیا یہ اللہ کی رضا کے لئے کہیں کوئی land acquire بھی کرنا پڑے تو land acquire کر کے ماڈل قبرستانوں کا یہ منصوبہ پنجاب کے تمام 36اضلاع تک پھیلائیں گے؟

سنیئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میں اپنے معزز ممبر کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام 36اضلاع میں land acquire ہو چکی ہے اور 36اضلاع میں جو ہمارا BOR ہے اس نے یہ land acquire کر لی ہے اور یہ جگہ مختص ہو چکی ہے اب صرف ماڈل قبرستان بنانے کے لئے پیسے چاہئیں کیونکہ ایک ماڈل قبرستان میں جو facilities بتائی گئی ہیں ان پر 18 سے 20 کروڑ روپے لاگت آرہی ہے۔ جیسے جیسے ہمارے پاس پیسے میسر ہوں گے تو ہم تمام اضلاع میں یہ قبرستان بنادیں گے۔ لینڈ کا ہمیں کوئی issue نہیں ہے، ہم land acquire کر چکے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! یہ گوجرانوالہ کے حوالے سے بتادیں کہ وہاں کیا پراگریس ہے؟

سنیئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! جس طرح میں نے باقی کا بتایا ہے تو گوجرانوالہ میں بھی land acquire ہو چکی ہے اور انشاء اللہ میں اپنے معزز بھائی کے لئے کوشش کروں گا کہ ہم اگلے مالی سال میں گوجرانوالہ کو شامل کریں۔ وہاں ماڈل قبرستان ہونا چاہئے اس سے میں agree کرتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جیسے منسٹر صاحب نے 36 اضلاع میں ماڈل قبرستان بنانے کا بتایا ہے تو میرے حلقہ ساہیوال میں کافی عرصے سے land acquire ہو چکی ہے تو کیا یہ اس مالی سال میں ساہیوال کو شامل کر دیں گے؟ یہ میں منسٹر صاحب سے favour چاہتا ہوں۔

سنیئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میں اپنے معزز بھائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت ضروری ہے تو جیسے جیسے فنڈز آرہے ہیں ہم ساہیوال کو بھی اگلے مالی سال میں انشاء اللہ شامل کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! سوال نمبر 359 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سگیاں پل کے قریب ماڈل قبرستان بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*359: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی تا یتیم خانہ سے ملحقہ آبادیوں کے قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش نہ ہے جس کی وجہ سے علاقے کے مکین سخت اضطراب کی حالت میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام الناس کی اس تکلیف کو ختم کرنے کے لئے سگیاں پل کے قریب ایک ماڈل قبرستان بنایا جارہا ہے اگر ایسا ہے تو اس قبرستان کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس میں حکومت نے کیا کیا سہولیات رکھی ہیں نیز یہ ماڈل قبرستان کب تک حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سگیاں پل کے قریب ایک ماڈل قبرستان بنایا جا رہا ہے۔ ہاں! البتہ پورے لاہور میں ابھی ایک ماڈل قبرستان بنایا گیا ہے جو لاہور کے موضع رکھ چیڑ و کاہنہ میں تقریباً 90 کنال پر یہ ماڈل قبرستان محیط ہے اور ادھر تقریباً 300 سے زیادہ افراد کو دفن کیا گیا ہے۔ یہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اور جدید قسم کا قبرستان ہے۔ قبریں ایک ترتیب کے ساتھ قائم ہیں۔ سایہ دار درخت، گزرنے کے لئے پختہ جگہ اور دیگر سہولیات باہم میسر ہیں۔ سرد خانے سے لے کر غسل، جناز گاہ، تجہیز و تکفین، کار پارکنگ کا مکمل انتظام موجود ہے۔ یہ منصوبہ جولائی 2017 سے تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہے۔ انشاء اللہ شہر خموشاں اتھارٹی مالی سال 19-2018 میں یہ منصوبہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی تا یتیم خانہ سے ملحقہ آبادیوں کے قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش نہ ہے جس کی وجہ سے علاقے کے مکین سخت اضطراب کی حالت میں ہیں جس کا محکمے نے جواب دیا کہ یہ درست ہے اور اس کے بعد full stop لگا دیا۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ درست ہے تو اس مسئلے کے حل اور قبرستان کی availability کے لئے منسٹر صاحب کیا ارادہ رکھتے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان): جناب چیئرمین! میری بہن نے جو سوال کیا ہے اُس پر میں اپنی بہن سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اِن کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کیونکہ ہمارے شہر میں یہ بہت بڑا issue ہے۔ یہ ساری چیزیں depend کرتی ہیں کہ وہاں پر سرکاری زمین میسر ہے یا نہیں اور اگر ہے تو پھر ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے۔ لاہور میں already ایک قبرستان بنا دیا گیا ہے لیکن بد قسمتی سے وہ قبرستان شہر کے ایک طرف ہے جبکہ باقی پورا شہر اس قبرستان سے بالکل disconnect ہے۔ یہ قبرستان کاہنہ میں بنایا گیا ہے جو تقریباً 90 کنال پر مشتمل ہے لیکن ابھی تک وہاں پر 300 قبریں بنائی گئی ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہاں پر اس کا استعمال نہیں ہے۔ اس قبرستان پر 20 کروڑ روپیہ لگا ہے اور زمین کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ یہ شہر کے کم از کم چار حصوں میں ہونے چاہئیں۔ اگر ہمارے پاس لاہور شہر میں سرکاری زمین ہوئی تو ہم بنا سکتے ہیں کیونکہ پرائیویٹ زمین خرید کر قبرستان بنانا ہمارے لئے financially possible نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بہن کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے کہ اگلے مالی سال کے اندر لاہور کی باقی sides میں بھی نئے ماڈل قبرستان بنائے جائیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں اس پر ایک چھوٹا سا ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب نے ماڈل قبرستان کی جو detail دی ہے یہ بہت اچھی کوشش ہے لیکن جو موجودہ قبرستان ہیں اگر اُن کی حالت بھی بہتر بنائیں اور ان کو manage کریں تو بہتر ہو سکتا ہے۔ یہ میرا سوال نہیں بلکہ میری تجویز ہے بہر حال میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان): جناب چیئرمین! میں اپنی بہن سے agree کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد شہر میں ٹریفک سگنل کی مرمت اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***50: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کی کس سڑک اور چوک پر ٹریفک سگنل کام کر رہے ہیں اور کتنے ٹریفک سگنل کب سے خراب ہیں؟

(ب) ان ٹریفک سگنل کی تنصیب اور مرمت وغیرہ پر کتنی رقم سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس شہر کے کس کس جگہ پر ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) اس شہر میں نئے ٹریفک سگنل کی تنصیب کے لئے کتنی رقم درکار ہے کتنی موجودہ مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں مختص ہے اور کب تک یہ کام ہو جائے گا؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) فیصل آباد شہر کے 26 چوکوں پر ٹریفک سگنل درست کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے دو چوک کے ٹریفک سگنل میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کو منتقل ہونے سے پہلے کے خراب ہیں۔

(ب) ٹریفک سگنل کی مرمت پر سال 2016۔17 میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔ سال 2017۔18 میں تنصیب و مرمت پر 12 ملین رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) سٹی ٹریفک پولیس آفیسر صاحب نے مزید سات مقامات پر نئے ٹریفک سگنل لگانے کے لئے تحریر کیا ہے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں سات نئے ٹریفک سگنلز کی تنصیب کے لئے 19.704 ملین کی رقم درکار ہے۔ موجودہ مالی سال 19۔2018 کے بجٹ میں ٹریفک سگنل کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ نئے ٹریفک سگنل پنجاب سٹیز گورننس امپرومنٹ پراجیکٹ (PCGIP) کے مہیا کردہ فنڈز سے لگائے جائیں گے۔

ضلع گوجرانوالہ میں فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*101: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے سال 18-2017 میں ضلع گوجرانوالہ میں کتنے فلٹریشن پلانٹ کن کن جگہوں اور حلقوں میں لگانے کی منظوری دی؟

(ب) ان میں سے کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے جا چکے ہیں اور کتنے پلانٹس لگانے ابھی باقی ہیں؟

(ج) مذکورہ فلٹریشن پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) سال 19-2018 میں حکومت کتنے مزید فلٹریشن پلانٹ ضلع گوجرانوالہ کے شہریوں کو صاف پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے سال 18۔2017 میں ضلع گوجرانوالہ کی شہری حدود میں 36 فلٹریشن پلانٹ لگانے کی منظوری دی جگہ اور حلقہ کا تعین متعلقہ district implementation committee کرتی ہے۔

(ب) آٹھ واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جا چکے ہیں اور اٹھائیس پلانٹس لگانے ابھی باقی ہیں۔

(ج) مذکورہ فلٹریشن پر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تقریباً 19 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

(د) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس سال 19-2018 میں ضلع گوجرانوالہ کی شہری حدود میں 28 فلٹریشن پلانٹس لگانے کا فنڈ موجود ہے جو کہ اس سال میں لگا دیئے جائیں گے۔

جھنگ: پی پی-126 خاکی شاہ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*371: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 میں خاکی شاہ روڈ کی تعمیر عرصہ دراز سے رُکی ہوئی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر مکمل کروانے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف)

(1) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ متعلقہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں تخمینہ مبلغ تیس ملین روپے کے ساتھ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی، جھنگ سے منظور ہوئی اور مبلغ ستائیس ملین روپے جاری بھی کئے گئے تھے۔ جو دوران سال خرچ نہ ہو سکے۔

2) متعلقہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں تخمینہ مبلغ تین ملین روپے کے ساتھ شامل کی گئی تھی جو دوران سال جاری کئے گئے جن میں سے مبلغ انتیس لاکھ اناسی ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اس سکیم کو مکمل کرنا چاہتی ہے کیونکہ محکمہ لوکل گورنمنٹ، حکومت پنجاب نے اس سکیم کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں شامل کر لیا ہے اور اس کے 50 فیصد فنڈز مبلغ 13.500 ملین روپے رواں مالی سال کے دوسرے کوارٹر میں مورخہ 26.11.2018 کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور موقع پر کام جاری ہے۔ متعلقہ سکیم پر کام جاری ہونے کی وجہ سے اس سکیم پر تقریباً مبلغ۔/7,53000 روپے خرچ

بھی ہو گئے ہیں جبکہ بقایا رقم مبلغ 13.500 ملین روپے بھی بہت جلد جاری کر دیئے جائیں گے اور موجودہ سال 19-2018 میں سکیم مکمل ہونے کی توقع ہے۔

لاہور: پی پی- 154 میں قبرستانوں
کے راستے سے کوڑا کرکٹ ہٹانے سے متعلقہ تفصیلات

*544: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-154 لاہور شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں علاقے کا گندا کوڑا کرکٹ پھینک دیا جاتا ہے گندے کوڑے کی وجہ سے قبرستان میں جنازہ لے کر جانا بہت مشکل ہوتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قبرستان سے گندے کوڑے کو شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) درست ہے جبکہ حلقہ پی پی-154 لاہور شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں دو عدد کنٹینرز کوڑا کرکٹ کے لئے رکھے گئے ہیں تاہم یونین کونسل نمبر 134 کے رہائشی کوڑا کرکٹ کنٹینرز کے علاوہ راستے میں بھی پھینک دیتے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-154، یونین کونسل نمبر 134 میں تنگ گلیاں ہونے کی وجہ سے کنٹینرز گلیوں میں نہیں رکھے جا سکتے اس لئے دو کنٹینرز قبرستان کے پاس مناسب جگہ پر رکھے گئے ہیں۔ مسلم آباد، گرین پارک، کرول کھڈی، کرول بازار جیسے علاقے بہت تنگ ہیں ان علاقوں میں کنٹینرز نہیں رکھے جا سکتے، یونین کونسل نمبر 134 میں صرف یہ ایک ہی جگہ ہے جہاں تقریباً 75 فیصد یو سی کا کوڑا ان دو کنٹینرز (جن کا سائز 5 کیوبک میٹر ہے) میں اکٹھا کیا جاتا ہے مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں دو کنٹینرز اس جگہ سے ہٹائے نہیں جا سکتے ہیں۔ بصورتِ دیگر پوری یونین کونسل میں کوڑا اکٹھا کرنے کا کام متاثر ہوگا اور جبکہ رہائشی کوڑا اسی جگہ پر پھینکتے رہیں گے۔ اس وقت کنٹینرز کو دن میں ایک دفعہ خالی

کیا جاتا ہے مزید ہم ان کنٹینرز کو دن میں ایک سے زیادہ بار خالی کروانے کی کوشش کریں گے تاکہ مستقبل میں اس طرح کی شکایت سے بچا جا سکے۔ اس کے علاوہ ہماری سوشل موبلائزرز ٹیم علاقے میں صفائی برقرار رکھنے کی آگاہی مہم شروع کر رہی ہے تاکہ رہائشی راستوں کی بجائے کوڑا کوڑے دان (کنٹینرز) میں ڈالیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جھنگ: پی پی۔126 میں نکاسی آب کی خراب ٹربائن کی مرمت کروانے سے متعلقہ تفصیلات

10: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔126 جھنگ میں نکاسی آب کے لئے ٹربائن نصب کی گئی ہیں؟

(ب) کل کتنی ٹربائن نصب ہیں کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں نیز خراب ٹربائن کو کب تک چالو کر دیا جائے گا اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ پی پی۔226 میونسپل کمیٹی جھنگ کی حدود میں نکاسی آب کے لئے ڈسپوزل ورکس پر ٹربائنیں / پمپ نصب کئے گئے ہیں

(ب)

ٹوٹل ٹربائنیں / پمپ	22
خراب	02
چالو	20

دو جو ٹربائنیں / پمپ خراب ہیں مرمت کے لئے بھجوائے گئے ہیں جو جلد درست ہو کر واپس آجائیں گے۔ تاہم متبادل الیکٹرک ڈی واٹرنگ سیٹ لگا کر پانی کی نکاسی کی جا رہی ہے۔

صوبہ کے بڑے شہروں میں قبرستانوں کے لئے
جگہ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

13: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ کے بڑے شہروں میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے قبرستانوں کے لئے جگہ مختص کی گئی ہے؟

(ب) شہروں میں قبرستانوں کی کمی پورا کرنے کے لئے حکومت کا کوئی منصوبہ ہے تو تفصیلات فراہم کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) جی ہاں! صوبہ بھر میں بڑے شہروں میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے قبرستانوں کے لئے بورڈ آف ریونیو(BOR) نے جگہ مختص کی ہے۔ قبرستانوں کے لئے یہ ساری زمینیں سرکاری ہیں جو کہ حکومت نے قبرستانوں کے لئے میسر کی ہیں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے شہروں میں قبرستانوں کے لئے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی ہے اس تھارٹی کا مقصد یہ ہے کہ صوبہ بھر میں شہر خموشاں ماڈل قبرستان بنائے گی جہاں غسل خانے سے لے کر تدفین تک سہولیات میسر کی جائیں گی۔ شہر خموشاں کی انتظامیہ کسی بھی مرنے والے کے لواحقین یا رشتہ داروں کی کال پر میت کو اس کے گھر سے ایمبولینس کے ذریعے باڈی لانے سے لے کر نہلانے اور تدفین تک انتظام کرنے کی پابند ہوگی۔ شہر خموشاں ابھی لاہور، سرگودھا اور فیصل آباد میں کام کر رہی ہے۔ لاہور کے موضع رکھ چیدڑو کاہنہ میں تقریباً 90 کنال پر یہ ماڈل قبرستان محیط ہے اور ادھر تقریباً 300 سے زیادہ افراد کو دفن کیا گیا ہے۔ یہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اور جدید قسم کا قبرستان ہے ۔ قبریں ایک ترتیب کے ساتھ قائم ہیں۔ سایہ دار درخت، گزرنے کے لئے

پختہ جگہ اور دیگر سہولیات باہم میسر ہیں۔ سردخانے سے لے کر غسل، جناز گاہ، تجہیز و تکفین، کارپارکنگ کا مکمل انتظام موجود ہے۔

صوبہ میں جنگلات میں اضافہ اور درختوں کی کٹائی روکنے سے متعلقہ تفصیلات

47: چودھری اشرف علی: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کن کن علاقوں میں جنگلات ہیں علاقہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت جنگلات میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو محکمہ کی طرف سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) محکمہ نے سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں صوبہ بھر میں کل کتنے درخت کن کن علاقوں میں لگائے ان درختوں کی حفاظت کے لئے کون سے اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) محکمہ نے درختوں کی چوری روکنے کے لئے مذکورہ سالوں کے دوران کیا اقدامات اٹھائے نیز ان اقدامات کی وجہ سے درختوں کی چوری میں کس حد تک کمی واقع ہوئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جن کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

- پہاڑی جنگلات 0.171 ملین ایکڑ
  (مری کہوٹہ ضلع راولپنڈی)
- نیم پہاڑی جنگلات / جھاڑی دار جنگلات 0.635 ملین ایکڑ
  (راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، خوشاب اور ڈی جی خان کے پہاڑوں کے نچلی سطح کے جنگلات)

- ❖ نہری ذخیرہ جات / جنگلات 0.371 ملین ایکڑ
(صوبہ بھر کے میدانی، سیر ابی علاقہ جات)
- ❖ دریائی بیلہ جات 0.144 ملین ایکڑ
(دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات کے جنگلات)
- ❖ رینج لینڈ / چراگاہیں 0.318 ملین ایکڑ
(تھل، لیہ، بھکر، چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان)

صوبہ بھر میں سڑکوں اور نہروں کے کنارے جنگلات ہیں جن میں نہروں کے کنارے 32640 کلومیٹر جبکہ 11680 کلومیٹر سڑکات کے کنارے جنگلات واقع ہیں۔

علاوہ ازیں ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلومیٹر پر جنگلات پائے جاتے ہیں۔

پنجاب میں جنگلات کی شرح کا تناسب کل رقبہ کا تقریباً 3.1 فیصد ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں جنگلات میں اضافہ کا بھرپور ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں محکمہ جنگلات کو خصوصی اہمیت دی جارہی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ سال 18-2017 میں صوبہ بھر میں جنگلات کے اضافے کے لئے کل ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز سے تقریباً ایک کروڑ 54 لاکھ پودے ذخیرہ جات اور 9 لاکھ 28 ہزار پودے قطاروں (سڑکوں اور نہروں) کی صورت میں لگائے گئے ہیں۔ کل ایک کروڑ 63 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح سال 19-2018 میں ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر ذخیرہ کی صورت میں جنگلات لگائے گا۔

علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر جنگل لگایا جائے گا۔

علاوہ ازیں صوبہ پنجاب میں جنگلات کے فروغ کے لئے محکمہ سال میں موسم برسات و بہار میں دو مرتبہ شجرکاری مہم کا انعقاد کرتا ہے جس میں تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، مسلح افواج، دیگر محکمہ جات اور کسانوں کو پودے فراہم کئے جاتے ہیں۔

محکمہ نے موسم برسات 2018 میں 9 ملین پودوں کے ہدف کے مقابلہ میں ستمبر 2018 تک 9.26 ملین پودے لگوائے ہیں۔

موجودہ حکومت کی ترجیحات سے بلین ٹری سونامی کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔ جس کے تحت آئندہ پانچ سالوں میں صوبہ بھر میں 44 کروڑ سے زائد پودے لگائے جائیں گے۔

(ج) محکمہ جنگلات نے صوبہ بھر میں سال 17-2016اور18-2017کے دوران کل 2 کروڑ42لاکھ سے زائد پودے لگائے۔ جو بالترتیب17-2016کے دوران79لاکھ 36ہزار پودے لگائے گئے جس میں ذخیرہ جات کی صورت میں62لاکھ32ہزار سے زائد اور قطاروں کی صورت میں سڑکوں اور نہروں کے کناروں پر 17لاکھ سے زائد پودے لگائے گئے۔اس طرح سال18-2017کے دوران ایک کروڑ63لاکھ سے زائد پودے لگائے گئے جس میں ذخیرہ کی صورت میں ایک کروڑ 54اور قطاروں کی صورت میں9لاکھ سے زائد پودے لگائے گئے ہیں۔ نئے لگائے گئے پودوں کی حفاظت و دیکھ بھال کے لئے محکمہ جنگلات کا فیلڈ عملہ شب و روز اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔ پودوں کو بر وقت پانی مہیا کیا جا رہا ہے اور جانوروں کی چرائے سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوششیں کی جارہی ہیں۔ سال17-2016اور 18-2017کے لگائے گئے رقبہ جات اس وقت بہترین انداز سے پرورش پارہے ہیں۔

(د) محکمہ جنگلات کا نظام فارسٹ ایکٹ1927سے چل رہا تھا جس میں جنگل کے درختوں کی چوری کے حوالے سے درج سزائیں موجودہ دور سے مطابقت نہ رکھتی تھیں لہٰذا جنگلات کی چوری کو روکنے کے لئے فارسٹ ایکٹ1927میں ترامیم کی گئیں اور درخت چوری کی صورت میں سزائیں بصورت جرمانہ اور قید میں مناسب اضافہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے درختوں کی چوری میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ ہر فارسٹ ڈویژن کی سطح فارسٹ ریڈ پارٹیز اورVigilance Partyتشکیل دی گئی ہیں جو جنگلات کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ مختلف اضلاع میں ضرورت کے مطابق فارسٹ چیک پوسٹ کے نظام کو بھی رائج کیا گیا ہے تاکہ لکڑی کی آمد و رفت کو کنٹرول کیا جاسکے۔ عرصہ دراز سے جنگلات میں فیلڈ عملہ کی خالی اسامیاں چلی آرہی تھی جس کی وجہ سے جنگلات کے حفاظتی امور بخوبی سرانجام نہ پارہے تھے۔خالی اسامیوں پر نئی بھرتی کردی

گئی ہے اور عملہ کی کمی کافی حد تک ختم ہو چکی ہے اور جنگلات کے حفاظتی امور میں بہتری آرہی ہے۔ ذخیرہ جات کے ارد گرد واقع آراء جات اور کوئلے کی بھٹیوں کو ختم کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے جنگلات کو کافی حد تک محفوظ بنادیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر، رقبہ اور فش سیڈ سے متعلقہ تفصیلات

48: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں اور ان میں کتنا سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ کا کتنا رقبہ کس کس جگہ پر موجود ہے؟

(ج) گزشتہ تین برس سے آج تک کتنا فش سیڈ تیار کیا گیا۔ کتنا فش سیڈ کس ریٹ پر فروخت کیا گیا اور اس سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی؟

(د) محکمہ مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ہ) محکمہ کے کل کتنے رقبہ پر تالاب موجود ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے؟

(و) گزشتہ تین برس کے دوران مچھلی کی پیداوار میں بالترتیب کتنا اضافہ ہوا اور کتنی آمدنی ہوئی، سال وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر اور ان میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام دفاتر	ایڈریس دفاتر	تعداد سٹاف
1	ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، گوجرانوالہ ڈویژن	گل روڈ، نزد بلال مسجد گوجرانوالہ	10
2	ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، فش سیڈ ہیچری، چھناواں	چھناواں، ضلع گوجرانوالہ	66

3	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع گوجرانوالہ	گل روڈ، نزد بلال مسجد گوجرانوالہ	21
4	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع گجرات	شادمان کالونی، گلی نمبر1، رحمان شہید روڈ، گجرات	13
5	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع حافظ آباد	ہاؤسنگ کالونی، نزد مسجد تقوی، حافظ آباد	21
6	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع منڈی بہاؤالدین	7 سرا چوک واسو روڈ، منڈی بہاؤالدین	14
7	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع نارووال	رحمت کالونی نزد، رینجر ہیڈ کوارٹر، نارووال	16
8	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع سیالکوٹ	نشاط پارک، کرنل شیر علی خان روڈ، سیالکوٹ	11
9	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، کوٹلی آرائیاں، ضلع سیالکوٹ	کوٹلی آرائیاں، ڈاک خانہ، کوٹلی لوہاراں، ضلع سیالکوٹ	19

(ب)

نمبر شمار	نام دفاتر	ایڈریس دفاتر	رقبہ
1	چھناواں	دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، چھناواں، ضلع گوجرانوالہ	483.2ایکڑ
2	گوجرانوالہ	فش سیڈ نرسری یونٹ ٹھٹہ چلوہ، ایمن آباد روڈ، تحصیل و ضلع گوجرانوالہ	3.75ایکڑ
		دفتر فشریز سپروائزر، قادرآباد بیراج، ڈاکخانہ قادرآباد کالونی	.75 ایکڑ
3	حافظ آباد	فش سیڈ نرسری یونٹ، چک نمبر2، تحصیل پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد	10ایکڑ
4	منڈی بہاؤالدین	فش سیڈ نرسری یونٹ پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین۔	2.50ایکڑ
		فش سیڈ نرسری یونٹ موجیانوالہ، کھاریاں، منڈی بہاؤالدین۔	6ایکڑ
5	نارووال	فش سیڈ نرسری یونٹ، دربار کرتارپور، نارووال	3. 25ایکڑ
		فش سیڈ نرسری یونٹ، کوٹ سلکھن، نارووال	5ایکڑ
6	سیالکوٹ	1. فش سیڈ نرسری یونٹ، سمبڑیال	1.25ایکڑ 5مرلہ
		2. دفتر فشریز سپروائزر، ہیڈ مرالہ	
7	سیالکوٹ	فش سیڈ نرسنگ یونٹ، کوٹلی آرائیاں، ضلع سیالکوٹ	85ایکڑ
		کل رقبہ	600.75ایکڑ

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1. فش فارم پر پہنچ کر تالاب کو چیک کیا جاتا ہے اور بر موقع راہنمائی بہم پہنچائی جاتی ہے۔
2. مصنوعی نسل کشی کے ذریعے پرائیویٹ فش فارمز کو صحت مند اور سستے داموں بچہ مچھلی مہیا کیا جاتا ہے۔
3. فش فارمرز کو ٹریننگ اور نئی ٹیکنیکس کی تعلیم دینے کے لئے تمام اضلاع میں ورکشاپس منعقد کی جاتیں ہیں۔
4. مچھلی کی پیداوار بڑھانے اور مچھلی کی نسل کو ناپید ہونے سے بچانے کے لئے دریاؤں، نہروں میں بچہ مچھلی ڈالا جاتا ہے۔
5. مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے پرائیویٹ ہیچریز کو درآمد شدہ اچھی نسل کا بچہ مچھلی مہیا کیا گیا ہے۔
6. پانی، مٹی کے نموجات فری ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
7. محکمہ مچھلی اور فیڈ کی کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے اعلیٰ سطح کی لیب کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
8. نیا فارم بنانے کے لئے فارمر کی ہر طرح تکنیکی رہنمائی کی جاتی ہے۔
9. فارم کی کھدائی کے لئے ایگر کلچرل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے سستے داموں بلڈوزر بھی لے کے مہیا کیا جاتا ہے۔
10. مچھلی کی بیماریوں کی تشخیص بھی کی جاتی ہے۔

(ہ)

گوجرانوالہ میں کل رقبہ	تالابوں کے زیر استعمال رقبہ	بلڈنگ / ہیچری یونٹ کے زیر استعمال رقبہ	خالی رقبہ
600.75ایکڑ	137.9ایکڑ	10.810ایکڑ	209.24ایکڑ

نوٹ: 30ایکڑ رقبہ آرمی کے زیر استعمال ہے اور 12.75 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قبضہ ہے۔

(و)

	2015-16		2016-17		2017-18	
مچھلی /بچہ مچھلی	پیداوار	آمدن	پیداوار	آمدن	پیداوار	آمدن
مچھلی	11605 kg	18,46,000	12624 kg	18,99,100	15685 kg	22,80,130
بچہ مچھلی	39,83,000	37,19,500	38,12,050	34,97,100	38,32,000	43,18,100
کل	-	5,65,5005	-	3,96,2005	-	65,98,230

راولپنڈی: کوٹلی ستیاں کے جنگلات میں سور کو مارنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

70: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات میں سور موجود ہیں جو مقامی آبادی کو متعدد مرتبہ نقصان پہنچا چکے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مقامی آبادی کی حفاظت کرنے اور ان جنگلی جانور کے خاتمہ کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! تحصیل کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات میں جنگلی سور موجود ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً حسب عادت وضرورت مقامی لوگوں کی فصلات کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں جو کہ جنگل کے اندر، نزدیکی اور ملحقہ آبادیوں کے لئے عام روٹین ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ جنگلی حیات پنجاب کے پاس ان جنگلی جانوروں کے خاتمہ کے لئے کوئی پروگرام ہے اور نہ ہی کوئی اتھارٹی ہے کیونکہ تحصیل مری/کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ کے جنگلات حکومت پنجاب محکمہ جنگلات، تحفظ جنگلی حیات وماہی پروری کے نوٹیفکیشن مجریہ نمبر SOFT(EXT)XII-2/2009 مورخہ 15-09-2009 کے تحت نیشنل پارک بنائے گئے ہیں جبکہ زیر پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ 1974 ترمیمی 2007

کے تحت نیشنل پارک کی حدود کے اندر اور حدود کے باہر ڈیڑھ میل کے قطر کے اندر کسی بھی قسم کا شکار و جنگلی جانوروں کو مارنا ممنوع ہے۔

اس سلسلے میں مقامی لوگوں کو اپنی فصلات کے تحفظ کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر کرنے کی ہی تجاویز دی جاتی ہے جن سے ان جنگلی جانوروں کو بغیر نقصان پہنچائے ڈرا کر فصلات سے دور رکھا جائے۔

صوبہ میں جنگلات کو بڑھانے کے لئے کی گئی منصوبہ بندی سے متعلقہ تفصیلات

79: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں جنگلات کو بڑھانے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

1. صوبہ پنجاب میں محکمہ جنگلات کے پاس 1.648 ملین ایکڑ رقبہ ہے جو کہ صوبے کے کل رقبے کا 3.1 فیصد ہے۔ اس رقبے میں سے تقریباً 0.398 ملین ایکڑ ایسا خالی رقبہ ہے جس پر شجرکاری کی جا سکتی ہے۔ محکمہ نے اس خالی رقبہ پر شجرکاری کے لئے مرحلہ وار پروگرام مرتب کیا ہے تاکہ آئندہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے پاس تمام خالی رقبہ جات پر شجرکاری کی جاسکے۔ سال 19-2018 میں ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر ذخیرہ کی صورت میں جنگلات لگائے گا۔ علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر جنگل لگایا جائے گا۔
2. صوبہ میں جنگلات کے فروغ کے لئے محکمہ سال میں موسم برسات و بہار میں دو مرتبہ شجرکاری مہم کا انعقاد کرتا ہے جس میں تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، مسلح افواج، دیگر محکمہ جات اور کسانوں کو پودے فراہم کئے جاتے ہیں۔ محکمہ نے موسم برسات 2018 میں 9 ملین پودوں کے ہدف کے مقابلہ میں ستمبر 2018 تک 9.26 ملین پودے لگوائے ہیں۔ شجرکاری مہم کے دوران تعلیمی اداروں و دیگر محکمہ جات و مسلح افواج نے اس مہم میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا ہے۔

3. صوبہ میں جنگلات کے اضافہ کے لئے زرعی زمینوں و بنجر رقبوں پر شجرکاری ضروری ہے اور اس سے جنگلات کے رقبہ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔اس ضمن میں محکمہ نے کسانوں کو شجرکاری کی طرف راغب کرنے کے لئے ایک ترقیاتی سکیم سال 2016-17 سے شروع کی ہے جو2019-20 تک چلے گی۔ اس سکیم کے تحت کل 11850ایکڑ پرائیویٹ رقبہ پر شجرکاری کی جائے گی جس میں محکمہ کسانوں کو شراکتی بنیادوں پر70 فیصد سبسڈی دے رہا ہے۔ شجرکاری میں مدد کے لئے فنی و تکنیکی راہنمائی دی جارہی ہے اور پودہ جات فراہم کئے جا رہے ہیں۔ سال2018-19 میں اس سکیم کے تحت3950ایکڑ پر شجرکاری کی جائے گی۔

4. بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی اورSMOG کے مسائل سے نپٹنے کے لئے محکمہ نے شہری علاقوں میں خصوصی طور پر"Combating SMOG through Urban Forestry" کے نام سے ایک ترقیاتی پراجیکٹ سال2018-19 میں شروع کیا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت ہر ضلع کی سطح پر علاقائی درختوں کو فروغ دینے کے لئے گملوں میں ایک ملین پودہ جات لگائے جائیں گے جو کہ عوام الناس و دیگر سرکاری محکمہ جات کو مفت فراہم کئے جائیں گے تاکہ شہری علاقوں میں شجرکاری کرکےSMOGاور ماحولیاتی آلودگی پر قابو پایا جاسکے اور سرسبز و شادابی میں اضافہ کیا جاسکے۔

5. علاوہ ازیں محکمہ نے عوام الناس کو پودے ارزاں نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے ہر ضلع و تحصیل کی سطح پر تھیلی دار اور بیڈ نرسریوں کا قیام عمل میں لایا ہے۔سال 2018-19 میں مختلف اقسام کے سایہ دار اور پھلدار 1.514 ملین مقامی پودے اُگائے جارہے ہیں جو کہ عوام الناس، تعلیمی اداروں، دیگر سرکاری محکمہ جات و مسلح افواج کو فراہم کئے جائیں گے۔

6. حکومت کے "وژن" کے مطابق محکمہ جنگلات نے ایک پراجیکٹ Mass Afforestation in Punjab (Phase-I) مرتب کر رہا ہے جس کا دورانیہ پانچ سال ہو گا اور اس پراجیکٹ کے تحت صوبہ بھر میں اگلے پانچ سالوں میں تقریباً 45سے 50 کروڑ پودے لگائے جائیں گے۔

7. محکمہ جنگلات پنجاب نہ صرف سرکاری رقبہ پر شجرکاری کر رہا ہے بلکہ اس کام میں تعلیمی اداروں، دیگر محکمہ جات اور مسلح افواج کو بھی شامل کر رہا ہے تاکہ سرکاری جنگلات کے علاوہ صوبہ میں دیگر رقبہ جات پر بھی شجرکاری کی جاسکے۔ نیز NGOs، سول سوسائٹی اور رضاکار تنظیموں کو اس کام میں شامل کیا جارہا ہے تاکہ صوبہ میں شجرکاری کو

فروغ دیا جائے اور جنگلات کا رقبہ بڑھ سکے۔اس سلسلہ میں بھرپور آگاہی مہم شروع کی گئی ہے جس میں پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کو شامل کیا گیا ہے۔

صوبہ میں بلدیاتی نمائندوں اور خواتین کونسلرز کی تربیت سے متعلقہ تفصیلات

83: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا بلدیاتی نمائندوں چیئرمین، وائس چیئرمین اور کونسلرز کی Capacity Building کے حوالہ سے ٹریننگ کا کوئی منصوبہ ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

(ب) خواتین کونسلرز کی تربیت کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ج) صوبہ میں ہر یونین کونسل کو ماہانہ فنڈ کتنا جاری کیا جاتا ہے؟

(د) یونین کونسل میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کوئی خصوصی فنڈ جاری کئے گئے ہیں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) بلدیاتی نظام کے سلسلہ میں کام ہو رہا ہے اس لئے مندرجہ بالا ٹریننگ کا منصوبہ مستقبل میں تشکیل پا سکے گا۔ قبل ازیں پورے صوبہ میں مرحلہ وار بلدیاتی نمائندوں، چیئرمین، وائس چیئرمین کی رائج الوقت قوانین کے متعلق capacity building کے حوالے سے ٹریننگ دی جا چکی ہے۔

(ب) قبل ازیں صوبہ پنجاب کی تمام یونین کونسلز کی خواتین کونسلرز کی تربیت مکمل ہو چکی ہے۔ بلدیاتی نظام زیر تشکیل ہے لہٰذا مستقبل میں خواتین کونسلرز کی تربیت کا از سر نو منصوبہ بنے گا۔

(ج) حکومت پنجاب کی جانب سے تمام یونین کونسلز کو تین لاکھ روپے فی یونین کونسل ماہانہ گرانٹ دی جا رہی ہے۔

(د) ہر یونین کونسل مکمل طور پر با اختیار ہے کہ وہ اپنے منظور شدہ بجٹ سے منصوبے بنا سکے جس میں خواتین کی فلاح و بہبود کے منصوبے بھی ہو سکتے ہیں۔

گوجرانوالہ میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی تعداد اور سیڑھی والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

89: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں یہ کس کس ماڈل کی ہیں؟

(ب) مذکورہ گاڑیوں میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب حالت میں ہیں؟

(ج) مذکورہ گاڑیوں پر سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں مرمت اور پٹرول کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس کتنی اونچائی تک کی سیڑھیوں والی گاڑیاں آگ بجھانے کے لئے موجود ہیں؟

(ہ) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس 60 فٹ اونچائی سے لے کر 100 فٹ اونچائی تک سیڑھیوں والی کتنی گاڑیاں موجود ہیں اگر نہیں تو ہنگامی حالات پر قابو پانے کے لئے مذکورہ سیڑھیوں والی گاڑیاں کب تک مہیا کر دی جائیں گی؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) اس وقت فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس آگ بجھانے کے لئے کل آٹھ گاڑیاں ہیں جن کا تعلق از ماڈل 1972 تا 2002 کی ہیں۔ علاوہ ازیں دو عدد گاڑیاں (برائے آگ بجھانے) 2012 ماڈل کی ہیں۔ جنہیں ضلعی انتظامیہ کی ہدایت پر اپریل 2017 میں محکمہ ریسکیو 1122 گوجرانوالہ کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس اس وقت سات عدد گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور ایک خراب حالت میں ہے۔ بوجہ انجن اوورہالنگ مع ٹائر چونکہ گاڑی کام ورلڈ بنک کے فنڈز سے ہونا تھا اس وجہ سے اس کا معاملہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں زیر التواء ہے۔

(ج)

بسال 17-2016	خرچہ مرمت گاڑیاں	خرچہ فیول وغیرہ
	4,47,520/-	2,80,343/-
بسال 18-2017	خرچہ مرمت گاڑیاں	خرچہ فیول وغیرہ
	27,850/-	2,43,438/-

دوران سال فائر بریگیڈ نے آگ بجھانے کا کام نہ کیا ہے۔ چونکہ شعبہ ہذا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے میونسپل کارپوریشن منتقل ہونے پر کوئی خاطر خواہ کام نہ کیا گیا جس کی بناء پر خرچہ مرمت گاڑیاں / فیول پر نہ ہوا ہے لیکن چونکہ محکمہ ہذا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے میونسپل کارپوریشن کے تحت جانے میں تین ماہ کا عرصہ لگ گیا کیونکہ تین ماہ بعد یہ فیصلہ ہوا کہ فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کو میونسپل کارپوریشن کے تحت کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے فنڈز نہ ملنے کی بناء پر پچھلے بلز کی ادائیگی سال 18-2017 میں کرنی پڑی جس کی وجہ سے پچھلے سال 17-2016 کا خرچہ اگلے سال 18-2017 میں ظاہر کرنا پڑا۔

(د) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس اس وقت دو عدد سیڑھیاں ہیں جن کی اونچائی 34 فٹ تک ہے۔

(ہ) 60 فٹ تا 100 فٹ اونچائی کی کوئی سیڑھی موجود ہے اور نہ ہی اس کی فی الوقت ضرورت ہے کیونکہ کوئی بھی بلڈنگ اتنی اونچی نہ ہے۔

گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے آڈٹ اور افسران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

99: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ AG آفس کی آڈٹ ٹیم نے گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا عرصہ تین سال کا آڈٹ سال2014 تا2017 کیا تھا اگر درست ہے تو یہ آڈٹ ٹیم کن افسران واہلکاران پر مشتمل تھی نیز یہ آڈٹ کب کس اتھارٹی کے حکم پر کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آڈٹ ٹیم کی طرف سے گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے کچھ افسران واہلکاران کے خلاف آڈٹ پیرا بنائے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران واہلکاران کو آڈٹ پیرا کے settled نہ ہونے کے باوجود کمیٹی کی طرف سے کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جا چکے ہیں اگر درست ہے تو یہ کلیرنس سرٹیفکیٹ کس نے جاری کئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران واہلکاران کے leave Encashment اور Thirteenth Salary بھی وصول کر چکے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے شیڈول کے مطابق آڈٹ منعقد کیا گیا ہے اور آڈٹ ٹیم حسب ذیل افسران پر مشتمل ٹیم تھی۔

(I) Shabbir Ahmad Khan, Audit Officer

(II) Muhammad Jamshed Anwar, Audit Officer

(ب) یہ درست ہے اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو ان پیروں کا تسلی بخش جواب جمع کروایا جا چکا ہے۔

(ج) صرف experience certificate جاری کئے تھے۔ صرف ان ملازمین کو جنہوں نے کمپنی کی full & final settlement پوری کی تھی بجائے کوئی specific clearance certificate جاری کرنے کے۔

(د) Leave Encashment اور thirteenth salary صرف ان ملازمین کو ادا کی جاتی ہے جو قانون وضوابط کے مطابق حقدار ہوتے ہیں اور خاص طور پر وہ ملازمین جنہوں نے clearance requirement پوری کی تھی۔

گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں سے
مویشیوں کو باہر نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

112: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مویشیوں کے باڑے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مویشی مالکان جانوروں کے گوبر کو شہر سے باہر پھینکنے کی بجائے اپنے باڑوں کے ساتھ ہی ڈھیر لگا دیتے ہیں جس سے شہر میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جو وبائی امراض پھیلنے کا سبب بنتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے مویشی مالکان اپنے جانوروں کا گوبر شہر کی سیوریج لائنوں میں پھینک دیتے ہیں جس سے شہر میں موجود سیوریج سسٹم بہت بری طرح متاثر ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ مویشی مالکان اپنے جانوروں کو شہر میں کھلا چھوڑ دیتے ہیں جو شہر میں ٹریفک کی دشواری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ شہر کی خوبصورتی کے لئے لگائے گئے قیمتی پودا جات کی تباہی کا بھی سبب بنتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوجرانوالہ شہر سے مویشی باہر نکالنے اور گوجرانوالہ کو cattle free city بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) گوجرانوالہ شہر کے مضافات سے ملحقہ رہایشی علاقوں میں بھینسوں کے باڑے قائم ہیں جن کو شہر سے باہر شفٹ ہونے کے لئے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور قانونی کارروائی جاری ہے۔

(ب) غلط ہے۔جو گوالے اپنے باڑوں کے ساتھ گوبر کا ڈھیر لگانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جاتی ہے اور ان کے چالان مجاز عدالت میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔مزید برآں اس بابت سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بھی صفائی کر رہی ہے۔

(ج) جو گوالہ شہر کی سیوریج لائنوں میں گوبر پھینکتا پایا جائے اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔مزید برآں سیوریج سسٹم کے متعلق محکمہ واسا سے دریافت کیا جاسکتا ہے کیونکہ سیوریج سسٹم محکمہ واسا کے زیر انتظام وانصرام ہے۔

(د) جو گوالے اپنے مویشوں کو شہر میں کھلا چھوڑ دیتے ہیں ان کے مویشوں کو حوالہ پھاٹک کیا جاتا ہے۔قیمتی پودوں کی تباہی کے بارے میں محکمہ پی ایچ اے سے دریافت کیا جا سکتا ہے کیونکہ محکمہ پی ایچ اے قائم ہو چکا ہے۔

(ہ) جی ہاں!اس سلسلے میں جناب کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن نے مورخہ 14-09-2018 کو میٹنگ کی اور تمام محکمہ جات کو ہدایت جاری کیں۔اسی تناظر میں جناب میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ نے مطلوبہ اقدامات پر عملدرآمد کئے جانے کے لے احکامات بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری1086 مورخہ 26-09-2018 جاری کر دیئے ہیں جس کے تحت مویشی مالکان اپنے مویشی فی الفور شہر سے باہر منتقل کئے جانے کے بابت تشہیر کے لئے مختلف مقامات پر بینرز آویزاں کر دیئے گئے ہیں اور بذریعہ انفورسمنٹ انسپکٹر ان مویشی مالکان کو نوٹس بھی جاری کئے جا رہے ہیں اور ان کے خلاف استغاثہ جات عدالت میں دائر کئے جا رہے ہیں۔

صوبہ کی میونسپل کارپوریشن / میونسپل کمیٹیز میں
تعینات افسران سے متعلقہ تفصیلات

129: جناب محمد ارشد ملک : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ کی تمام میونسپل کارپوریشن / میونسپل کمیٹیز میں کون کون بطور چیف آفیسر تعینات ہے ان کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے۔ کس کس سکیل کی پوسٹ پر کون کون کس کس گریڈ کا آفیسر تعینات ہے اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ میں کتنے چیف آفیسر مستقل اور کتنے عارضی / کنٹریکٹ پر ہیں نیز کنٹریکٹ پر کیوں ہیں۔ کتنے عرصہ سے کنٹریکٹ میں توسیع دی جا رہی ہے اور کن بنیادوں پر دی جا رہی ہے وضاحت فرمائیں؟

(ج) اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی اور کمیر میں کتنے گریڈ16 اوراوپر کے آفیسرز / چیف آفیسرز مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر ہیں؟

(د) کنٹریکٹ ملازمین کو کب، کس اتھارٹی نے کتنے عرصہ کے لئے بھرتی کیا تھا، کن کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہے اور کنٹریکٹ ختم ہونے کے باوجود کتنے ملازمین ابھی تک اپنی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر قانونی / محکمانہ کارروائی ہوئی ہے یا چل رہی ہے اور دوران تعیناتی مذکورہ افسران کی کارکردگی کیا رہی ہے۔ مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) اس وقت صوبہ کی تمام میونسپل کارپوریشن / میونسپل کمیٹیز میں تعینات افسران، کی سیٹوں کے گریڈ اور ان کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ان افسران کی تعیناتی مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد کی جاتی ہے۔

(ب) اس وقت محکمہ ہذا میں چیف آفیسر کی کل تعداد292 ہے جن میں سے 283 مستقل اور9 کنٹریکٹ پر ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 2007 میں ان کی بھرتی کنٹریکٹ بنیاد پر پانچ سال کے لئے کی گئی جس کی مدت 2012 میں ختم ہو گئی مزید بر آں ان کے کنٹریکٹ میں وقتاً فوقتاً کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت توسیع دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کوئی چیف آفیسر تعینات نہ ہے، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی میں گریڈ16کا مستقل چیف آفیسر تعینات ہے جبکہ میونسپل کمیٹی کمیر میں ایک آفیسر جو کہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہے بطور چیف آفیسر تعینات ہے تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کنٹریکٹ ملازمین کو2007میں پانچ سال کے لئے بھرتی کیا گیا جس کی مدت2012میں ختم ہو گئی مزید یہ کہ ان کے کنٹریکٹ میں وقتاً فوقتاً کنٹریکٹ پالیسی2004کے تحت توسیع دی گئی ہے۔اس وقت تک کوئی کنٹریکٹ ملازم ایسا نہ ہے کہ جس کا کٹریکٹ ختم ہو چکا ہو۔

(ہ) 153 ملازمین کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی چل رہی ہے ان کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: بھاگٹ وائلڈ لائف پارک
کی چار دیواری اور جانوروں کی دیکھ بھال سے متعلقہ تفصیلات

149:جناب *محمد ایوب خان*: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رجانہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھاگٹ وائلڈ لائف پارک اور بریڈنگ فارم کتنے رقبہ پر موجود ہے؟

(ب) کیا مذکورہ پارک اور بریڈنگ فارم کی چار دیواری مکمل ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ پارک میں کتنے جانور موجود ہیں اور کیا حکومت مزید جانور شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) بھاگٹ وائلڈ لائف پارک میں اوسطاً روزانہ کتنے لوگ سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پارک کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے اور عدم توجہی کی وجہ سے پارک کی خوبصورتی ماند پڑ گئی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی سیر و تفریح میں دلچسپی نہیں رہی اگر ایسا ہے تو کیا حکومت پارک کو جدید طرز پر خوبصورت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) وائلڈ لائف پارک / بریڈنگ فارم بھاگٹ (رجانہ) 14 ایکڑ پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ 305 ایکڑ پر بریڈنگ انکلوژرز تعمیر کئے گئے تھے تاکہ قدرتی ماحول میں جنگلی حیات کی افزائش نسل ہو سکے جس کی فینس / جالی اپنی طبعی میعاد پوری کر چکی ہے اور مذکورہ رقبہ 305 ایکڑ محکمہ جنگلات کے زیر استعمال ہے۔

(ب) پارک ہذا کی حد براری چین لنک فینس سے کی گئی ہے تاکہ پارک کی قدرتی خوبصورتی برقرار رہے۔چین لنک فینس مختلف پوائنٹس پر خستہ حالت میں ہے جس کو وقتاً فوقتاً مرمت کیا جاتا ہے۔

(ج) وائلڈ لائف بریڈنگ فارم بھاگٹ میں درج ذیل جانور / پرندے رکھے گئے ہیں۔

نام جانور / پرندے	نر	مادہ	ٹوٹل
مفلان شیپ	06	05	11
بندر	01	02	03
کونج	01	01	02
سفید مور	01	01	02
کامن مور	01	01	02
سیاہ کندھوں والے مور	01	02	03

محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب نے بریڈنگ فارم میں توسیع کے لئے حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 20-2019 میں شامل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ تکمیل کے بعد پارک ہذا میں مزید جانور اور پرندے رکھے جائیں گے۔

(د) تہواروں پر پارک ہذا میں (3/4) دنوں میں، 10 سے 15 ہزار تک visitors آتے ہیں عام دنوں میں -/+ 100 کے قریب اوسطاً visitors پارک میں آتے ہیں۔

(ہ) پارک کی مناسب دیکھ بھال کی جا رہی ہے اور قدرتی ماحول میں پارک کی خوبصورتی کو برقرار رکھا گیا ہے اور جانوروں، پرندوں کو بہتر ماحول فراہم کیا گیا ہے اور صفائی وغیرہ کی بہتر سہولیات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ سپر وائزر اور یونیفارم سٹاف ہمہ وقت پارک میں موجود رہتے ہیں۔

مزید اس میں نئی سہولیات کا اضافہ بذریعہ سالانہ ترقیاتی پروگرام حکومت پنجاب کیا جائے گا اور ممکنہ طور پر پارک ہذا کی rennovation اور rehabilitation کا منصوبہ (20-2019) کے حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے گا۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 میں
غیر قانونی تجاوزات کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

162: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوڈیوال لاہور یونین کونسل نمبر 79 کی روڈ جہاں عبدالرحیم ہسپتال اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سوڈیوال کوارٹر ہے اسی طرف آگے کی جانب لوگوں نے 10،10 فٹ کی جگہ بڑھالی ہے جس سے راہگیروں اور سکول کی بچیوں کو سخت پریشانی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شکایت کرنے پر محکمہ کے اہلکاران صرف تجاوزات پر نشان لگا کر چلے جاتے ہیں باقاعدہ کوئی آپریشن نہیں کرتے؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ بالا غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) سمن آباد زون روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسلز میں عارضی انکروچمنٹ پر کارروائی کرتی ہے۔اس کے علاوہ سڑک سے پیچھے کی جانب بڑھائے گئے لان اور ریمپ ختم کرنے کے لئے محکمہ قانونی تقاضے پورے کر کے مناسب کارروائی کرے گا۔

(ب) سمن آباد زون کی انتظامیہ کسی بھی قسم کی تجاوزات کی شکایت پر بلا تفریق اور بلا امتیاز کارروائی کرتی ہے اور باقاعدہ روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور یہ درست نہ ہے کہ صرف نشان لگا کر چلے جاتے ہیں۔

(ج) سمن آباد زون روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسلز میں عارضی انکروچمنٹ پر کارروائی کرتی ہے۔اس کے علاوہ اگر کوئی غیر قانونی قابض ہو تو اس کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے گی۔مزید برآں حکومت پنجاب نے تجاوزات کے خلاف خصوصی مہم شروع کر رکھی ہے۔

لاہور: تجاوزات کے خاتمے کے لئے
والڈ سٹی اتھارٹی کے قیام اور کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

168: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون شہر لاہور میں تاریخی مقامات / عمارتوں کے تحفظ،ان کے ارد گرد تجاوزات کے خاتمے اور انہیں قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کے لئے (والڈ سٹی اتھارٹی) معرض وجود میں لائی گئی ہے؟

(ب) اندرون شہر لاہور کے علاقہ (گمٹی کلاتھ مارکیٹ رنگ محل) میں کتنی عمارتیں تاریخی حیثیت کی حامل ہیں؟

(ج) والڈ سٹی اتھارٹی کے پاس اب تک اندرون شہر (گمٹی کلاتھ مارکیٹ) کے رہائشیوں کی جانب سے کتنی درخواستیں تجاوزات کے خاتمے کے حوالے سے موصول ہوئیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ راوی ٹاؤن اور والڈ سٹی اتھارٹی کے پٹواریوں نے بھی اپنی رپورٹ میں تصدیق کی ہے کہ گمٹی بازار کی تاریخی عمارتوں کے کچھ حصے پر قبضہ مافیا کا قبضہ ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام تر ثبوت کے باوجود محکمہ کے افسران ان تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے تیار نہ ہیں جبکہ نکاسی آب کے مسئلہ کی وجہ سے تاریخی عمارتوں کو ناقابل تلافی نقصان کا خطرہ بھی لاحق ہے؟

(و) اگر جز ہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اندرون شہر سے تجاوزات ختم کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) تاریخی مقامات / عمارتوں کے تحفظ، تزئین و آرائش اور اندرون شہر لاہور کے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے انفراسٹرکچر اور دیگر سروسز کو ریگولیٹ کرنا والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے قیام کا مقصد ہے۔ بلڈنگ کنٹرول WCLA کا ایک ونگ ہے

(ب) گمٹی کلاتھ مارکیٹ رنگ محل اندرون شہر لاہور وارڈ نمبر C میں واقع ہے جس میں تاریخی حیثیت کی حامل عمارتوں کی تعداد 23 ہے۔

(ج) یہ کہ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے پاس اب تک اندرون شہر (گمٹی کلاتھ مارکیٹ) کے ایک رہائشی، مالک / قابض پراپرٹی نمبر C-1185 کی طرف سے درخواست وصول ہوئی کہ اس کی پراپرٹی کے ساتھ ایک ناجائز کھوکھا تعمیر ہو چکا تھا جس کو ہٹائے جانا ضروری تھا لہٰذا اتھارٹی نے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے مندرجہ بالا تجاوزات "کھوکھا" کو مورخہ 25-10-2018 کو مسمار کر دیا گیا۔

(د) پٹواری راوی ٹاؤن میٹروپولیٹن کارپوریشن کے ماتحت ہے۔ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے پٹواری "افضل شاہ" کی رپورٹ کے مطابق گمٹی بازار میں کسی بھی تاریخی عمارت پر قبضہ مافیا کا قبضہ نہ ہے۔

(ہ) والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی تجاوزات کے خلاف آپریشن کر رہی ہے، جس میں ابھی تک اکبری منڈی، چوڑی بازار، ٹبی سٹی گلی، کوتوالی چوک، چونا منڈی چوک، شاہ عالم بازار، کسیرا بازار اور چوک رنگ محل سے تجاوزات ختم کروا چکی ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اتھارٹی ہذا نے Package-I (دہلی گیٹ تا چوک پرانی کوتوالی) اور Package-I (پرانی کوتوالی تا اکبری گیٹ) میں نکاسی آب کا نظام درست کیا ہے۔ Package-I میں والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی نے 126 تجاوزات کو ختم کیا اور Package-2 میں 85 غیر قانونی تجاوزات " تھڑوں" کو مسمار کیا ہے۔ والڈ سٹی لاہور میں موجود دیگر نکاسی آب کا نظام واسا کے ذمہ ہے۔

اس سلسلہ میں اتھارٹی نے واسا کو مورخہ 17-09-2018 Water Leakage کے مسئلہ پر قابو پانے کے لئے لیٹر لکھ دیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ کہ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی اندرون شہر سے تجاوزات ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی تجاوزات کے خلاف آپریشن کرتے ہوئے ہٹا رہی ہے، جس میں اکبری منڈی، چوڑی بازار، ٹبی سٹی گلی، کوتوالی چوک، چونا منڈی چوک، شاہ عالم بازار، کسیرا بازار اور چوک رنگ محل سے تجاوزات ختم کروا چکی ہے اور کشمیری بازار سوہا بازار اور ڈبی بازار میں تجاوزات ختم کروانے کا لائحہ عمل تیار کر رہی ہے۔

محکمہ کو مالی سال 2017-18 میں فنڈز
کی منظوری اور جاری کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

186: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے مالی سال 2017-18 میں ڈویلپمنٹ سکیم GS-2252 منظور کی؟

(ب) درج بالا سکیم جو کہ 500 ملین کی ہے اس میں کتنا فنڈز جاری کیا گیا اور اس فنڈز میں کتنا utilize ہوا اور کتنا باقی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا سکیم کی تازہ ترین صورتحال کیا ہے نیز اس پر کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) جی نہیں! دراصل یہ سکیم سال18-2017 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بطور جنرل سیریل نمبر5187 کے تحت منظور ہوئی تھی جبکہ سال19-2018 کے پہلے چار ماہ (جولائی تا اکتوبر) کے بجٹ میں جنرل سیریل نمبر2252 کے تحت منظور کی گئی تھی۔

(ب) جی نہیں! اس سکیم کی کل لاگت پچاس ملین روپے تھی اس میں سے اٹھارہ ملین روپے سال18-2017 میں جاری کئے گئے جس میں سے محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، ساہیوال نے سولہ ملین روپے خرچ کر دیئے جبکہ بقایا دو ملین روپے lapse ہو گئے اور موقع پر جاری کردہ فنڈز کی حد تک کا کام کنٹریکٹر نے کر لیا ہوا ہے۔

(ج) سال19-2018 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، پنجاب نے اس سکیم کے لئے ابتدائی چار ماہ (جولائی تا اکتوبر) کے بجٹ میں ایک ملین روپے رکھے تھے جس میں سے پانچ لاکھ روپے جاری ہو گئے تھے اور بقایا فنڈز محکمہ خزانہ نے ابھی جاری نہیں کئے۔

علاوہ ازیں بقایا آٹھ ماہ کا بجٹ بھی صوبائی اسمبلی سے منظور ہو چکا ہے اور اس سکیم کا جنرل سیریل نمبر بھی تبدیل ہو کر 3505 ہو گیا ہے جس میں اس سکیم کے لئے مزید 4 ملین روپے رکھے گئے ہیں جن کی ریلیزنگ کا کام محکمہ خزانہ میں ہو رہا ہے اور بقایا فنڈز اگلے سالوں میں اس سکیم کو جاری کر دیئے جائیں گے۔

جھنگ: حلقہ پی پی-126 کی سیوریج لائن کی خستہ حالی سے متعلقہ تفصیلات

190: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 میں کچہ پکا ریلوے روڈ پر ڈالی گئی سیوریج ابھی تک فنکشنل نہیں ہوئی ہے؟

(ب) کیا بھی درست ہے کہ کچہ پکا ریلوے روڈ پر ڈالی گئی، سیوریج فنکشنل ہونے سے پہلے ہی انتہائی خستہ حال ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سیوریج لائنوں کو کب تک، فنکشنل کرنے اور سیوریج لائنوں کی خستہ حالت پر نوٹس لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ مذکورہ بالا سکیم پر سال 15-2014 TMA دور میں کام شروع ہوا تھا جو کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ 01.01.2017 کو میونسپل کمیٹی معرض وجود میں آئی۔ میونسپل کمیٹی کی مالی حالت بہت کمزور ہے اور میونسپل کمیٹی کے پاس اس وقت بھی ڈویلپمنٹ فنڈ موجود نہ ہے جس وجہ سے یہ سکیم زیر التواء ہے اور فنڈ کی دستیابی پر یہ سکیم مکمل ہو سکتی ہے۔

جھنگ: حلقہ پی پی-126 میں نکاسی آب کے لئے ڈسپوزل کے فنکشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

191: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 میں نکاسی آب کے لئے بنائے گئے، ڈسپوزل سٹیشن چاہ ٹبہ سلطان، گادیانوالہ اور گوکھے والا میں مشینری نہ ہونے کی وجہ سے ان کی نئی تعمیر کی گئی بلڈنگ انتہائی خستہ حال ہو گئی ہے جس کی وجہ سے حکومت کو کروڑوں کا نقصان ہونے کا خدشہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ڈسپوزل سٹیشن کو کب تک فنکشنل کرے گی اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تینوں سکیموں پر سال 15-2014 TMA دور میں کام شروع ہوا تھا جو کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ 01.01.2017 کو میونسپل کمیٹی معرض وجود میں آئی۔ میونسپل کمیٹی کی مالی حالت بہت کمزور ہے اور میونسپل کمیٹی کے پاس اس وقت بھی ڈویلپمنٹ فنڈ موجود نہ ہے جس وجہ سے یہ سکیمیں زیر التواء ہیں۔ تاہم اگر حکومت پنجاب خصوصی فنڈ مہیا کر دے تو یہ سکیم مکمل ہو سکتی ہے۔

راولپنڈی: سفاری پارک میں جانوروں اور پرندوں کے ہلاک ہونے سے متعلقہ تفصیلات

214: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

راولپنڈی میں واقع سفاری پارک میں پچھلے پانچ سالوں میں کتنے جانور اور پرندے ہلاک ہوئے نیز پارک کی کنٹین اور سٹالز کتنے عرصے کے لئے کتنی قیمت پر ٹھیکے پر دیئے گئے ہیں اور یہاں سالانہ کتنے لوگ آتے ہیں اور ان سے کیا آمدن ہوتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

ضلع راولپنڈی میں پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کوئی سفاری پارک نہ ہے البتہ ایک وائلڈ لائف پارک لوئی بھیر ہے جو کہ اسلام آباد ہائی وے پر واقع ہے۔ اس کے متعلقہ مطلوبہ ریکارڈ بابت مرگ جانوران / پرندگان حسب ذیل ہے۔

سال	جانور	پرندے
2014	10	11
2015	28	05
2016	11	13

2017	12	13
2018،(31-اکتوبر تک)	07	21
ٹوٹل	68	63

پارک ہذا میں صرف ایک ریسٹورنٹ جون 2012 میں مکمل ہوا تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے تاحال چالو نہ ہے۔ علاوہ ازیں بار بار اشتہار دینے کے باوجود کسی پارٹی نے اس کا ٹھیکہ لینے میں دلچسپی ظاہر نہ کی ہے۔ پارک ہذا میں سالانہ تقریباً -/70,000 افراد سیر کے لئے آتے ہیں تاہم یہ تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے جس کی بڑی وجہ پارک ہذا کو جانوروں کے پنجروں کی مرمت و عوامی سہولیات و سڑک کی مرمت و ٹوٹے پل وغیرہ بنانے کے لئے درکار فنڈز کی عدم فراہمی ہے۔ پارک کی کوئی آمدن نہ ہے کیونکہ پچھلی حکومت کی طرف سے پارکس میں داخلہ اور پارکنگ سال 2008 سے فری ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور کے علاقہ میں
شجرکاری مہم کے تحت درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

262: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-185 کے علاقہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے چکوک، نہر یا سڑک پر کوئی درخت نہ لگایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے شجرکاری مہم کے تحت لاکھوں درخت لگانے کا اعلان کیا ہے؟

(ج) سال 19-2018 کے بجٹ میں شجرکاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست ہے جبکہ انہار پر شجر کاری کے لئے پلان مرتب کر لیا ہے جیسے ہی فنڈز فراہم کئے گئے شجر کاری کی جائے گی۔ محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے امسال شجر کاری کے لئے 73,620 پودہ جات علاقہ بصیر پور تحصیل بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے چکوک (محکمہ تعلیم و محکمہ صحت) میں مفت فراہم کئے ہیں لیکن بصیر پور کے چکوک میں شجر کاری محکمہ جنگلات اوکاڑہ کی ذمہ داری نہ ہے۔ بصیر پور کے نزدیک سڑکات ضلع کونسل کے چارج میں ہیں۔ جو ہائی وے سڑکات محکمہ جنگلات کے پاس ہیں۔ان پر پلانٹیشن ابھی نہ کی گئی ہے۔ محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے ضلع بھر میں شجر کاری کے لئے جولائی 2018 تا نومبر 2018 تک کل 3,47,244 پودے محکمہ تعلیم، صحت اور دفاع کو مفت فراہم کئے ہیں۔

(ب) درست ہے جبکہ ضلع اوکاڑہ میں موجود سڑکات و انہار، پلانٹیشن، محکمہ دفاع اور زمینداروں کو شجر کاری کے لئے پلان مرتب کر لیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی درخت لگاؤ مہم کے تحت ضلع بھر میں مندرجہ ذیل اہداف مقرر کئے گئے ہیں۔

1۔	سڑکات	=	41650 تقریباً پودہ جات
2۔	انہار	=	994602 تقریباً پودہ جات
3۔	پلانٹیشن	=	2353450 تقریباً پودہ جات
4۔	زمینداروں اور پبلک	=	6000000 تقریباً پودہ جات
5۔	دفاع	=	1625000 تقریباً پودہ جات
6۔	مختلف محکمہ جات	=	500000 تقریباً پودہ جات

(ج) درست ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سال اوکاڑہ فارسٹ ڈویژن (دیپالپور پلانٹیشن پپلی پہاڑ) شجر کاری کے لئے 17.20 ملین کا بجٹ مختص کیا ہے جس سے کل 284500 پودے لگائے جائیں گے۔

(د) جی ہاں! محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے مذکورہ بالا علاقہ / چکوک کے لئے پودے لگانے کا پلان مرتب کیا ہے جو کہ سال 20-2019 تا 22-2021 تک مکمل ہو گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ اُن کی request آئی ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب جعفر علی کا ہے۔

ضلع فیصل آباد تھانہ صدر تاندلیانوالہ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات

29: جناب جعفر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 4-دسمبر 2018 کو چک نمبر 412 گ ب تھانہ صدر تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی ایک غریب کسان کی پوری فیملی کو یرغمال بنا کر گن پوائنٹ پر ڈاکو مال مویشی لے کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے ملزمان کی گرفتاری اور اب تک کی تفتیش کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ واقعتاً یہ واقعہ ہوا ہے اور اس سلسلے میں تفتیش ابھی ہو رہی ہے۔ یہ درست ہے کہ مورخہ 4-دسمبر 2018 کو چک نمبر 412 گ ب تھانہ صدر تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی ایک غریب کسان کی پوری فیملی کو یرغمال بنا کر گن پوائنٹ پر ڈاکو مال مویشی لے کر فرار ہو گئے۔ اس میں اب تک کی تفتیش کے مطابق تقریباً 10 ملزمان جن کے نام میرے پاس موجود ہیں اُن کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو سابقہ ریکارڈ یافتگان ہیں۔ اِن سے ہمیں مزید leads مل رہی ہیں لیکن میں معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان دس لوگوں سے مثبت امور کی نشاندہی ہو رہی ہے اور انشاءاللہ بہت جلد ہم اصل ملزمان کو گرفتار کر لیں گے۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ دس لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے لیکن FIR تو چار ملزمان کے خلاف درج کی گئی ہے۔ ہم نے سی پی او صاحب کو بھی ایک درخواست گزاری تھی کہ آٹھ سے دس ملزمان اُس وقت موقع پر تھے جنہوں نے یہ ڈکیتی کی ہے اور اب میں وزیر قانون سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ یہ FIR صرف چار نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئی ہے حالانکہ موقع پر آٹھ سے دس لوگ موجود تھے کیونکہ چار لوگ 12 بھینسوں کو نہیں لے جا سکتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پر مزید انکوائری کی جائے کیونکہ موقع پر آٹھ یا دس لوگ تھے۔ پولیس نے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لئے چار نامعلوم ملزمان کے خلاف FIR درج کی ہے یعنی پولیس نے بجرم 392 بنانے کے لئے چار لوگوں کے خلاف FIR درج کی ہے جبکہ موقع پر موجود ملزمان آٹھ سے دس تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہم نے چار نہیں بلکہ دس لوگوں کو ہی شامل تفتیش کیا ہوا ہے۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! آپ FIR منگوا کر دیکھ لیں۔ اگر ان کے پاس FIR نہیں ہے تو میرے پاس موجود ہے میں انہیں دے دیتا ہوں۔ FIR میں انہوں نے صرف چار لوگوں کو نامزد کیا ہے جبکہ مدعی اُس وقت کہہ رہے تھے کہ موقع پر اتنے ملزمان ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے اختلاف نہیں کرتا بلکہ ان کی بات کو درست تسلیم کرتے ہوئے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ بے شک FIR میں چار لوگ نامزد ہیں لیکن ہم نے دس لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کی ذمہ داری کا تعین کر کے اصل ملزمان کو چالان کیا جائے گا۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں لیکن وزیر قانون یہ بتا دیں کہ جب موقع پر آٹھ یا دس لوگ ہوں تو جرم 396 بنتا ہے جبکہ پولیس نے چار لوگوں کو نامزد کر کے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لئے جرم 392 کیوں بنایا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ دس لوگ جو شامل تفتیش کئے ہوئے ہیں اُن سے تفتیش کے بعد جو بھی ملزم

قصوروار پائے گئے اُن کو چالان کیا جائے گا۔ ابھی تفتیش ہو رہی ہے اور اس تفتیش میں اگر ہمیں کسی دفعہ کا ایزاد کرنا پڑا تو اُس سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ جو جرم ہو گا اُس کے مطابق مقدمہ عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! اگلے سیشن تک اس کے بارے بتایا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب جعفر علی! اس سیشن کے بعد آپ وزیر قانون کو مل لیں۔ یہ آپ کو انشاء اللہ مطمئن کریں گے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اب راجہ یاور کمال خان سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018ء، مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018 مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018ء، مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 اور مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بطور کنوینر سپیشل کمیٹی نمبر 1

The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 (Bill No. 28 of 2018).

The Punjab Right to Public Services Bill 2018 (Bill No. 29 of 2018).
The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 (Bill No. 31 of 2018).
The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2018 (Bill No. 32 of 2018) &
The Punjab Board of Technical Education Bill 2018 (Bill No. 33 of 2018)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ہم سپیشل کمیٹیوں کو غیر قانونی سمجھتے ہیں اور یہ کمیٹیاں خلاف قانون ہیں اس لئے ان کی رپورٹیں بھی valid نہیں ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

صوبہ کے چھ بڑے شہروں میں ہائی کورٹ بنچز نہ بنانے پر وکلاء کی ہڑتال سے سائیلین کو پریشانی کا سامنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز وزیر قانون یہاں پر تشریف فرما ہیں تو آپ کی وساطت سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چند دن پہلے بھی میں نے humble submission کی تھی کہ اس وقت پنجاب کے چھ بڑے شہروں میں آج تک 59 دن ہو گئے ہیں ان شہروں کے وکلاء ہڑتال پر ہیں اور ایسے ایسے لوگ بے چارے جن کی ضمانتیں بھی ہو چکی ہیں یا بری ہو چکے ہیں، وہ مشکلات کا شکار ہیں۔ محض اس بنیاد پر چونکہ وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہو

رہے۔ وکلاء کا مطالبہ جائز ہے کہ ہائی کورٹ کے بنچز بنائے جائیں لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔

جناب چیئرمین! اس دن بھی معزز وزیر قانون نے I have a lot of respect for him ان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ آج بھی میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ رول 198(4) جو ہے کہ it's very clear بلکہ انہیں تو یہ حفظ ہوگا کہ:

> Each of the High Courts may have benches at such other places as the Governor may determine on the advice of the Cabinet

جناب چیئرمین! اس کے بعد چیف جسٹس سے consultation کا مرحلہ شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد آگے process شروع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری وزیر قانون سے انتہائی مؤدبانہ humble submission ہے اور گزارش ہے کہ خدا کے لئے یہ جو 7/6 شہروں کے وکلاء اور فیصل آباد خاص طور پر جو میرا شہر ہے، وہاں پر 3800 وکلاء ہیں جو کہ تمام ہڑتال پر ہیں اور عدالتوں کو تالے لگے ہوئے ہیں تو میری آپ سے humble submission ہے کہ اس بات پر ضروری توجہ دیں کیونکہ لوگ بے چارے جیلوں کے اندر سڑ رہے ہیں، مر رہے ہیں اور ان کی بددعائیں ہم سب کو جا رہی ہیں۔ یہی میری آپ سے گزارش تھی تو اس پر توجہ دی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرے شہر ساہیوال کا بھی یہی مسئلہ ہے لٰہذا اسے بھی شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے جس اہم مسئلہ کی نشاندہی کی ہے اور relevant provision of the Constitution کو انہوں نے quote کیا ہے تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر most probably گزشتہ حکومت میں خود cabinet کا حصہ تھے اور جو relevant Article of the Constitution انہوں نے refer کیا ہے، آپ نے اسی کے تحت اختیار لیتے ہوئے اس وقت کی

کابینہ نے فیصلہ کیا ہے اور آپ نے یہ فیصلہ ہائی کورٹ کو پہنچا دیا تھا جس کے بعد اس فیصلے یعنی کیبنٹ decision پر عملدرآمد کرنا ہائی کورٹ کا کام تھا لیکن آپ کا وہ فیصلہ آج بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت اگر ایک کابینہ کا فیصلہ موجود ہے اور کابینہ recommend کر چکی ہے تو پھر اوپر سے ایک نیا فیصلہ کر کے recommend کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ جہاں تک وکلاء کے اس مطالبے کا تعلق ہے تو نہ صرف صوبائی حکومت بلکہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان بھی اس سے اتفاق کر چکے ہیں اور انہوں نے وفاقی حکومت سے کہا ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کرے۔ وکلاء سے پنجاب حکومت رابطے میں ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے لیکن اس میں دو مسائل ہیں جن کا وکلاء کو بھی ہم سے بہتر پتا ہے کہ نمبر 1 ایک کابینہ کا فیصلہ پہلے سے موجود ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اسی issue پر 47 ججوں کا ایک unanimous decision موجود ہے جس میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ مزید بنچز نہیں بن سکتے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری وکلاء برادری جو 6 / 5 ڈویژنوں سے تعلق رکھتی ہے، نے 47 ججوں کے اس متفقہ فیصلے کے خلاف review یا اپیل میں بھی نہیں گئی حالانکہ ان کے پاس right موجود ہے کہ وہ سپریم کورٹ میں جا سکتے تھے بہرحال اس کے باوجود میں معزز ممبر سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور ان کے توسط سے وکلاء برادری سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ وفاقی حکومت اس مسئلے سے آگاہ ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو جائے اور ہائی کورٹ کے بنچز کا قیام عمل میں ہو کیونکہ اس میں لوگوں کا فائدہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد میرے سینئر ہیں اس لئے پہلے وہ بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سپیشل کمیٹی کی پیش کردہ رپورٹس کو چیلنج کرنا

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سپیشل کمیٹی کی جو رپورٹ اس ہاؤس میں lay کی گئی ہے اسے میں نے چیلنج کیا ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میری بات تو سن لیں ناں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی نامناسب روّیہ ہے۔ کم از کم اپوزیشن کو خود ایک page پر ہونا چاہئے۔ ان کے دوست ہمارے ساتھ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں آئے تو انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا جس پر یہ طے ہوا کہ مزید کوئی بل کسی سپیشل کمیٹی کو نہیں بھیجا جائے گا۔ جہاں تک سابقہ بلوں کا تعلق ہے تو جس دن یہ بل پہلے اس ہاؤس میں اس کمیٹی کو refer ہوئے تو محترم موجود تھے اور پوری اپوزیشن یہاں پر موجود تھی، تمام اپوزیشن ممبران کی موجودگی میں یہ بل سپیشل کمیٹی کو refer ہوئے، کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور یہ بل سپیشل کمیٹی کے پاس چلے گئے جس کے دو اجلاس ہوئے جس دوران اپوزیشن کی طرف سے یہ چیز سامنے آئی کہ اپوزیشن نے اس کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے اور ہم بائیکاٹ کرتے ہیں کیونکہ یہ کمیٹی illegal ہے لیکن ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ اپوزیشن کے ممبران نے کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کی اور انہوں نے وہاں پر باقاعدہ اپنی input دی جس کے بعد متفقہ طور پر یہ Bills سپیشل کمیٹی سے منظور ہوئے کیونکہ ان کے دستخط موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! اب اپوزیشن خود جس عمل میں پارٹی ہے، خود انہوں نے حصہ لیا ہوا ہے تو اس کے بعد ہاؤس میں آ کر اعتراض کرنا شروع کر دیں اور ڈاکٹر صاحب اپوزیشن کے ہمارے معزز ممبر ہاؤس میں موجود ہیں جنہوں نے پورے اجلاس میں contribute کیا اور وہاں پر موجود

تھے۔ آج صرف رپورٹ lay ہوئی ہے تو جہاں تک کمیٹی کا تعلق تھا تو کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور آج رپورٹ lay ہوئی۔ جب معزز ممبران نے ہمارے ساتھ اس بات کو discuss کیا تو انہوں نے یہ فرمایا کہ چونکہ پرسوں سٹینڈنگ کمیٹیوں کی constituting کے لئے میٹنگ رکھی گئی ہے اور ہم نے پرسوں کمیٹیاں بنانی ہیں تو مزید کوئی بل آپ کسی سپیشل کمیٹی کو نہ بھیجیں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے فرمایا کہ مزید کوئی بل اس سپیشل کمیٹی کو نہ بھیجا جائے کیونکہ ہم پرسوں نئی کمیٹیاں بنا رہے ہیں تو آپ ان کمیٹیوں کو پیش کر دیں تو ہم نے ان کی اس بات سے اتفاق کیا۔ اب ایک کام جو ہو چکا جس میں یہ خود پارٹی تھے اور انہوں نے participate کیا، ان کے دستخط موجود ہیں جس سے ان کی موجودگی ثابت ہوتی ہے تو پھر آج یہاں پر اس بات پر اعتراض کرنے کا یہ ایک نامناسب روّیہ ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں آپ بھی موجود تھے تو وزیر قانون نے جس طرح سے بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر حل کرنے والی بات کرتے تو بہتر تھا کیونکہ اس میں کوئی زیادہ اختلاف نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! Issue یہ ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہم نے بھرپور طور پر اپنا مؤقف رکھا کہ یہ جو کمیٹیوں کی تشکیل ہے یہ رولز کے مطابق نہیں اور آپ وہاں پر موجود تھے میں دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ وزیر قانون نے یہ کہا کہ ہمارے نقطہ نظر میں رولز کے مطابق ان کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی ہے؟ Proceedings کی بات نہیں کہ اس میں کون ممبر آیا اور کون نہیں آیا بلکہ ہمارا بنیادی سوال اس سپیشل کمیٹی کی تشکیل کے اوپر ہے اور ہم سمجھتے تھے کہ رولز کو violate کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے اور آگے یہ طے ہو گیا کہ ہمارا اپنا نقطہ نظر ہے اُن کا اپنا نقطہ نظر ہے لیکن جو آج ایک مسودہ قانون ہاؤس میں پیش کیا جانا ہے۔ وہ وزیر قانون نے ہمارے ساتھ Standing Committees کے حوالے سے پرسوں میٹنگ فکس کی تو یہ طے ہوا

کہ یہ مسودہ قانون ہاؤس میں آئے گا، ہم وہ بات دہرائیں گے جو Standing Committees میں ہوئی اور یہ مسودہ قانون پیش نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ جناب محمد وارث شاد اور اپوزیشن کا جو Standing Committees کے حوالے سے مؤقف ہے وہی مؤقف میں نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں رکھا اگر آپ اپوزیشن کا مؤقف پیش کر دیتے تو اُس میں کوئی ہرج نہیں تھا، آپ نے اپنا مؤقف پیش کر دیا ہے کہ اُس میں حاضری لگ گئی ہے، اُس میں یہ ہو گیا، وہ ہو گیا تو جناب محمد وارث شاد اور اپوزیشن کا جو رولز کے مطابق مؤقف ہے وہ سن لیا جاتا اور اُدھر سے تلافی کر دیتے تو آگے چیزیں طے تھیں لیکن آپ اُن کی بات نہیں سننا چاہتے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں معزز وزیر قانون کی بات میں add کروں گا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کو اپنے اپوزیشن کے ممبرز کو confidence میں لینا چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو پھر دہرا دوں اگر کمیٹی کے minutes کوئی لیتا ہے ہم نے کہا ہمارا اپنا ایک نقطہ نظر ہے، حکومت کا ایک اپنا نقطہ نظر ہے اور دونوں اپنے اپنے نقطہ نظر پر کھڑے ہیں نہ وہ withdraw کئے ہیں کہ یہ غیر قانونی تشکیل دی گئی ہیں اور نہ ہم نے کہا ہے یہ جائز ہو گئی ہیں یہ نقطہ نظر اپنی جگہ پر لیکن ایک way forward تھا جس پر یہ کہا گیا آئندہ ہم Standing Committees تشکیل دیتے ہیں اور اگلا راستہ نکالتے ہیں تو جناب محمد وارث شاد کو Standing Committees پر اپنا مؤقف پیش کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ جناب سمیع اللہ خان سے مل لیں وہ آپ کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے حوالے سے explain کر دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ کو یہ چیئرمین کی کرسی مبارک ہو۔ میں خاموش ہو گیا کیونکہ ادھر فیصلہ ہو گیا، میں اب بھی کہتا ہوں کہ یہ جو decision آپ کے یہاں بیٹھنے کا ہوا ہے آج کے اجلاس کا یہ illegal اجلاس ہے،

جناب چیئرمین! میں legally کہتا ہوں کہ سیکشن 13 کے تحت یہ illegal اجلاس ہے، آپ مجھے موقع نہیں دے رہے، میں legal بات کروں گا، میں کوئی فضول بات نہیں کروں گا، سنیں یہ سارے اکٹھے ہو جائیں اپوزیشن کے بنچز بھی اکٹھے ہو جائیں حکومتی بنچز بھی اکٹھے ہو جائیں یہ جو constitution ہوئی ہے سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی وہ اس کتاب کے repugnant ہوئی ہے اُس کو آپ سارے مل کر بھی legalize نہیں کر سکتے یہ رول 150 میں لکھا ہے کہ وہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ نے اپنی بات کر لی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ میری بات کو سن لیں۔ آپ کی کرسی کہیں نہیں جاتی، آپ ہمیشہ چیئرمین نمبر 1 پر آئیں گے، آپ مجھے سنیں، مجھے غور سے سنیں، مجھے موقع دیں، آپ کیوں اندر سے تنگ پڑ گئے ہیں میں رول 150 پڑھ کر سناتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون کی بات سن لیں۔ Order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس طرح میں نے مرحلہ وار بتایا کہ کس کس مرحلے پر اپوزیشن کی اُس میں involvement رہی اب وہ کمیٹی اپنا کام بھی مکمل کر چکی ہے، کمیٹی کا کام مکمل ہونے کے بعد رپورٹ بھی lay ہو چکی ہے کیا اس مرحلہ پر جس وقت وہ کمیٹی اپنا کام بھی ختم کر چکی ہے۔ اب انہیں اعتراض کیوں یاد آرہا ہے، انہوں نے پہلے اعتراض کیوں نہیں کیا؟ آج جب کام مکمل ہو چکا ہے تو اعتراض شروع ہو گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کی بات مکمل ہو چکی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ نے میری بات نہیں سنی آپ میری بات سنیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ دوبارہ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! اگر ایک چیز حرام ہے تو وہ حرام ہی ہے آپ رولنگ دے دیں، آپ کہہ دیں یہ کمیٹی درست بنی تھی میں accept کروں گا۔ آپ مجھے سنیں، رول 150 کو پڑھیں میں یہ پڑھ رہا ہوں۔

150. **Method of election.** (1) Unless otherwise provided in these rules, members of all the Committees shall be elected, as far as possible, in accordance with the agreement of the Leader of the House and the Leader of the Opposition and in the absence of a Leader, his Deputy.

(2) In case there is no agreement mentioned in sub-rule (1), the members of each Committee shall be elected by the Assembly from amongst its members according to the principle of proportional representation by means of a single transferable vote in accordance with the procedure laid down in the Fifth Schedule.

آپ یہ Fifth Schedule پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کے ساتھ رول 187 کو بھی پڑھ لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ جو کمیٹی آپ نے بنائی ہے یہ آئین کے constitution کے خلاف ہے۔ اس میں آپ نے Leader of Opposition کو on board رکھنا ہے، آپ نے پیپلز پارٹی والوں کو نمائندگی نہیں دی، یہ کمیٹی اُس دن جو ہاؤس میں توڑ پھوڑ ہوئی تھی اُس کے لئے بنی تھی۔ یہ 26 تاریخ کو اس کمیٹی کو جو business refer کیا ہے یہ بالکل illegal ہے، violation of rules ہے اور یہ بالکل غیر آئینی ہے، آپ اس پر جو مرضی رولنگ دے لیں یہ ہو ہی نہیں سکتا، یہ پاس ہی نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین: آپ ساتھ رول 187 پڑھیں۔

187. **Composition and functions.** (1)The Assembly may, by motion, appoint a Special

Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! رول187 بعد میں آتا ہے اُس میں بھی یہ نہیں لکھا میں نے پڑھا ہے اور میں رول187 پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: سمیع صاحب! مہربانی فرمائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں یہ جو رول187 ہے یہ بھی help نہیں کرتا یہ بھی سن لیں۔

187. Composition and functions.-(1) The Assembly may, by motion, appoint a Special Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion.

جناب چیئرمین! تحریک put ہوئی ہے، ادھر کوئی تحریک آئی ہے اور نہ ہی اس میں ہوا ہے اور اگلا

(2) The Committee shall consist of not more than twelve members excluding the Speaker or a Minister, if any of them is named as a member of the Committee in the motion.

جناب چیئرمین! اس سے پہلے وہ رول ہے رول150 یعنی رول150 پہلے ہے رول187 بعد میں ہے رول150 کے تحت آپ bound ہیں کہ Leader of the Opposition کو بھی on board کرنا ہے اور proportionately آپ نے وہ نمائندگی دینی ہے ہمارے صرف۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد! بہت مہربانی۔ dispose of

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! رول150 کے تحت آپ bound ہیں، آپ نے نمائندگی دینی ہے اس وقت جو ہاؤس چل رہا ہے وہ illegal ہے، آج کا اجلاس غیر قانونی ہے جو پیسے معزز ممبران نے آج کے لئے ہیں یہ غیر قانونی ہے پیسے واپس کرنے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! جو سپیشل کمیٹی بنی ہےunder the rulesبنی ہے۔It is my humble request.جناب محمد وارث شاد! آپ ہاؤس کو چلنے دیں۔جی،جناب محمد ارشد ملک!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی،چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین !میں گزارش کرنا چاہتا ہوں معزز ممبر جناب محمد وارث شاد بڑے سینئر ممبر ہیں یہاں کی traditionرہی ہے کہ ہر بات کا جواب معزز وزیر قانون نے دینا ہوتا ہے لیکن یہاں کی traditionیہ ہے کہ جیسے ہی وزیر قانون کھڑے ہوتے ہیں اُسی وقت اپوزیشن کے ممبر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے کہ لاء منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں یہ بات نہیں کرنے دے رہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شازیہ عابد : جناب سپیکر !کورم پورا نہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی،چودھری ظہیر الدین!کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: دوبارہ گنتی کی جائے۔تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 8۔جنوری2019بروز منگل صبح11:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔